بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

خدیجہ

فتح ۱۳۵۴ ہش — دسمبر ۱۹۷۵ء

(ایڈیٹر) لئیق احمد طاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے شوق سے پڑھتے ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸

آثار الاذہان

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸

نمبر ۱۲

فتح ۱۳۵۴ھش

دسمبر ۱۹۷۵ء

ایڈیٹر

لئیق احمد طاہر

نائب مدیر

نصیر احمد قمر

قیمت

ایک روپیہ

دسمبر ۱۹۷۵ء
۲

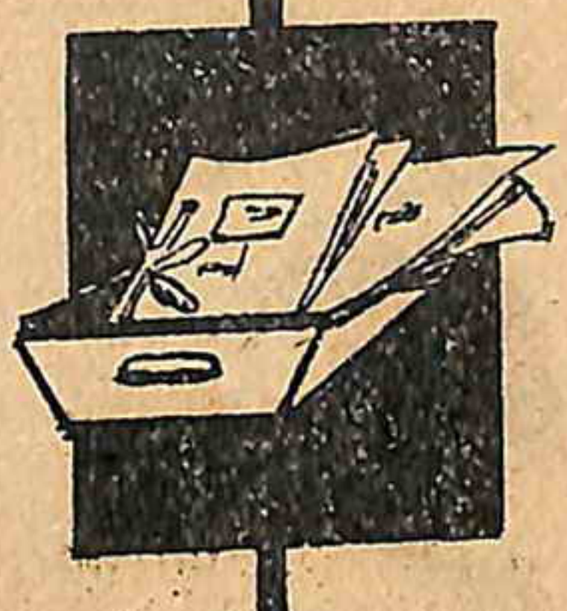

وقفِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی جان کے قلم سے

میرے آئندہ زندگی احمدی بھائیو اور بہنو! ——— غزوہ بدر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا۔ "جس نے جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہونا ہو جلد تیار ہو کر پہنچ جائے" ——— پیارے بچو! یہ اعلان ہوتے ہی صحابہ کرامؓ پروانوں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے۔ صحابہؓ کے پاس پرانی تلواریں تھیں اور سواری کے جانور تو صرف دو چار کے پاس تھے۔ صحابہؓ کو معلوم تھا کہ مقابلہ پر مکہ سے تنومند بہادر اور جنگجو قریش ہیں جن کے پاس ہتھیاروں کی کمی نہیں مگر پھر بھی صحابہ کرامؓ ہمارے سیّد و مولیٰ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ذبح ہونے کے لئے جمع ہو گئے۔ پیارے بچو! ——— اس زمانہ کے اطفال نے بھی یہ اعلان سنا تو اسلام کی خاطر غیرت سے ان کے جسم تن گئے اور بہت سے بچے دشمن سے لڑنے کیلئے حاضر ہو گئے۔ سب کی یہ آرزو تھی کہ خواہ ہم کٹ مریں مگر ہمارے حبیبؐ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ہمارے آقا کی آرزو پوری ہو ——— پیارے بچو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمسن بچے دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر آپؐ نے انہیں اجازت نہ دی۔ بچے روتے ہوئے واپس ہوئے کہ وہ ثواب سے محروم ہو گئے ہیں ———

میرے تشحیذی دوستو! تم کتنے خوش نصیب ہو کہ آج جبکہ اسلام پھر ساری دنیا سے مقابلہ کر رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی زمانہ کے پیارے خلیفہ نے آپ کو اس جہاد میں شرکت کی اجازت دیدی ہے ——— پیارے بچو! تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تم اپنے ماں باپ سے جو ایک پیسہ لیتے ہو اُن سے پاخانے چلانے، پتنگیں اڑانے، گولیاں کھیلنے، گڈے گڑیا کا بیاہ کرنے اور چنے اور پریوں کے رسالے خریدنے کی بجائے یہ پیسے جمع کرتے ہو اور ہر ماہ آٹھ آنے (۵۰ پیسے) اور ہر سال چھ روپے (۶/-) اپنے پیارے امام کی اس نئی تحریک کے لئے بطور چندہ وقف جدید ادا کرتے ہو کہ اس زمانہ پاکستان کے گاؤں گاؤں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت ہو گی کئی لاکھ مسلمان پھر اللہ کے فضل سے احمدی یعنی حقیقی مسلمان بن جائیں گے ——— پیارے بچو! ایسا ہی ہو گا بلکہ ساری دنیا کے انسان احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر لیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور اس کا سچا وعدہ ہے۔ ہمارا آقا اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا ——— لیکن ——— میرے پیارے بچو! ذرا یاد رکھو کہ کیا تم یہ رقم ادا کر کے اس جہاد میں شریک ہو چکے ——— نہیں ابھی نہیں۔ ابھی تو تم نے صرف یہ کیا ہے کہ اس میدان جہاد سے پیچھے رہ گئے ہو لیکن تم نے ادا کرنے ہیں اپنے پیارے امام کی خواہش پوری کرنی ہے لیکن بچو! ——— یہ چندہ اس طرح ادا کرو کہ اللہ کے فضل سے تم بھی حقیقی مسلمان بن جاؤ ورنہ یاد رکھو تم صرف تم ہی نہیں بلکہ تمہارے اگلی اور ——— محروم ہو جائیں گے ———

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ

عزیز بچّے ——— ! اللہ کے نام کی بڑی عظمت ہے۔ جو لوگ اس کا خیال رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول کئے جاتے ہیں۔ بشر حافی کے بارہ میں تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ابتدا میں ان کی زندگی سرتاسر گناہ آلود تھی۔ شراب کے نشے میں مست رہتے اس کے علاوہ پانچوں عیب شرعی ان میں موجود تھے۔ ایک بار نشہ میں بدمست جا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ سرِ راہ ایک کاغذ کا پرزہ پڑا ہے جس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا ہوا ہے آپ نے یہ کاغذ اٹھایا۔ بازار گئے۔ عطر کی شیشی خرید کر اس آیت پر انڈیل دی۔ جب اس سے خوشبو کی لپٹیں آنے لگیں تو آپ نے احترام کے ساتھ یہ کاغذ ایسی جگہ رکھ دیا جہاں اس کی بے حرمتی کا خوف نہیں تھا۔ اُسی رات ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تم جا کر بشر حافی سے کہدو کہ تم نے ہمارے نام کی عزت کی از راہ معطر کر کے بلند جگہ پر رکھ دیا۔ ہم بھی اسی طرح تمہیں پاک کر کے تمہارا مرتبہ بلند کریں گے۔ یہ حکم سن کر وہ بزرگ بہت حیران ہوئے اور دل میں کہا کہ بشر حافی تو ایک فاسق و فاجر آدمی ہے یقیناً میرا خواب غلط ہے۔ چنانچہ وہ بزرگ وضو کر کے دوبارہ سو گئے۔ انہوں نے خواب میں پھر یہی منظر دیکھا لیکن آپ پھر اسے خیالوں کا کرشمہ سمجھ کر باوضو ہو کر سو گئے۔ تیسری بار پھر یہی خواب رات کے تیسرے حصّے میں دیکھا۔ چنانچہ مجبوراً وہ بزرگ اٹھ کر بشر حافی کے گھر گئے۔ معلوم ہوا کہ شراب خانہ میں ہوگا۔ شراب خانہ میں تشریف لے گئے تو بشر حافی نشہ میں مدہوش تھا۔ آپ نے اس کے ساتھیوں سے کہا کہ اسے کہدو کہ میں تمہارے لئے ایک پیغام لایا ہوں۔ دوستوں نے ایسے وقت بشر حافی کو یہ بات سمجھائی تو بشر حافی نے پوچھا کہ کیا پیغام لائے ہو؟" بزرگ نے کہا۔" اللہ تعالیٰ کا پیغام لایا ہوں۔"

بشر حافی اللہ تعالیٰ کا نام سن کر رو پڑا اور خوف سے اس کا نشہ ہرن ہو گیا۔ آپ نے اپنے ارد گرد سے ساتھی ہٹا دیئے اور پیغام سن کر توبہ کر لی اور دوستوں سے کہا کہ:

"آئندہ تم کبھی مجھے اس حالت میں نہ دیکھو گے۔"

(تذکرۃ اولیاء۔ باب ۱۲۔ صفحہ ۸۸ مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

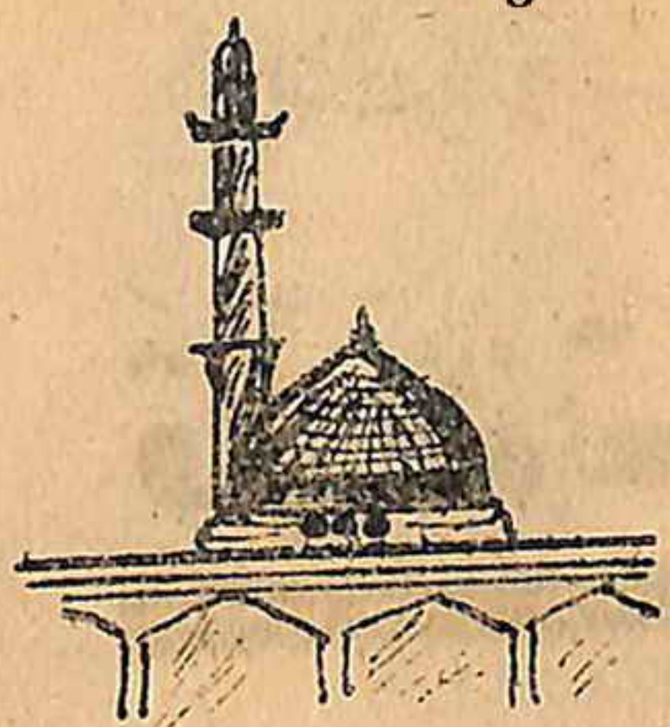

قَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم

● "عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَلْیُقْرَئْہُ مِنِّی السَّلَامَ" (درِّ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مسیح موعودؑ سے ملنا نصیب ہو وہ میری طرف سے انہیں میرا سلام پہنچاوے۔

● "اَلَا اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَلَا رَسُوْلٌ اَلَا اِنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَلَا اِنَّہٗ یَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا اَلَا مَنْ اَدْرَکَہٗ فَلْیُقْرَأْ عَلَیْہِ السَّلَامَ" (طبرانی الاوسط الصغیر)

یاد رہے کہ مسیح موعودؑ اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ یاد رکھو کہ میرے بعد وہ میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا ہاں وہ دجال کو قتل کرے گا، صلیب کو پاش پاش کر دے گا۔ جزیہ اٹھا دے گا کیونکہ مذہبی جنگوں کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ ایسی لڑائیوں کے انداز بدل جائینگے۔ یاد رکھو کہ جو بھی مسیح موعودؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کرے وہ میرا سلام انہیں ضرور پہنچاوے۔

● "عَنْ ثَوْبَانَ رضؓ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَعِصَابَۃٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ" (نسائی کتاب الجہاد صفحہ ۴۹۶ مسند احمد صفحہ ۲۷۸/۵ کنز العمال صفحہ ۲۰۲/۷)

حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک دفعہ فرمایا میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ آگ سے یعنی فساد سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت ہے جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہوگی۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لارڈ ڈفرن کا ایک سچا واقعہ

جناب عبدالرحمٰن شاکر

فریڈرک ٹمپل ہملٹن ٹمپل بلیک وڈ نام تھا اور خطاب لارڈ ڈفرن تھا۔ لارڈ رپن کے بعد ۱۸۸۴ء میں ہندوستان کے وائسرائے مقرر ہوئے اور ۱۸۸۸ء تک یہاں رہے۔ اس سے قبل کینیڈا کے گورنر جنرل رہ چکے تھے بعد میں برطانیہ کے سفیر بھی رہے۔

زمانۂ سفارت میں ان کو ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

لارڈ ڈفرن کے ایک دوست نے جو شمالی آئرلینڈ کا رہنے والا تھا ان کو دعوت دی کہ کچھ دنوں کے لئے میرے ہاں آکر مقیم ہوں۔ یہ وہاں چلے گئے۔ رات کو شب خوابی کا لباس پہن کر لارڈ ڈفرن سونے لگے اور بستر پر دراز ہوئے ہی تھے کہ بغیر کسی خاص وجہ کے بستر سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ کمرہ کی فضا میں ایک بجلی سی کوندی اور مہمان کے دماغ میں خوف اور ایک ان جانی سی نحوست کے خیالات پیدا ہوئے جسے وہ کبھی بھی بیان نہ کر سکے۔

کمرے میں پورے چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی مگر اس میں ایک اداسی سی تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو ایک جھٹکا سا دیا یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا وہ واقعی جاگ رہے ہیں نا۔ پھر سگریٹ سلگایا مگر دل پر ایک خوف سا چھانے لگا اور حالت دگرگوں ہونے لگی۔ انہوں نے خود ہی فتویٰ لگایا کہ وہ چاند سے مسحور ہو گئے ہیں۔ ویسے بھی آئرلینڈ میں پرانے مکانات میں مردہ روحوں کے خوف کی کہانیاں مشہور ہیں مگر ان باتوں کے وہ قائل ہی نہ تھے۔ سوچتے رہے کہ یہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں۔ کبھی درختوں کی سرسراہٹ سمجھتے کبھی رونے کی آوازیں آتیں۔ سمجھ نہ آتی تھی کہ یہ کیا ماجرا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کافی انتظار کے بعد پھر وہی آہیں اور سسکیوں کی آوازیں آنے لگیں۔ پھر سمجھے کہ شاید باہر کوئی شخص کراہ رہا ہے۔ سخت پریشان تھے۔ عین اس وقت چاندنی میں ایک آدمی نمایاں ہوا جس کے کندھوں پر ایک وزنی تابوت تھا۔ درختوں میں سے نکلا۔ لارڈ ڈفرن نے سمجھا کہ ضرور یہ شخص قبرستان سے لاش نکال کر تابوت سمیت لئے جا رہا ہے وہ نیچے اترے اور لان سے گزر کر اس کے قریب گئے اور بلند آواز سے کہا۔

"ارے یہ کیا لئے جا رہے ہو؟"

اس چیلنج پر اس شخص نے لارڈ ڈفرن کی طرف دیکھا۔ وہ چہرہ نہایت منحوس، جھریوں والا اور بدشکل تھا۔ یہ وہ ڈراؤنا چہرہ تھا جسے وہ برسوں نہ بھلا سکے انھوں نے اپنے ہوش و حواس مجتمع کئے اور پھر بولے

"کہاں جا رہے ہو؟"

جب اسے پکڑنا چاہا تو وہ ہیولی غائب ہو گیا اور یوں معلوم ہوا جیسے لارڈ ڈفرن اس آدمی کے بیچ میں سے گزر گئے ہیں۔ مگر وہ آدمی ہاتھ نہ آیا۔

شبنم آلود گھاس پر کسی پاؤں کے نشانات بھی نہ تھے وہ حیران و پریشان کمرے میں آئے اور اپنی ڈائری میں یہ واقعہ لکھنے لگے۔

صبح ناشتے کے وقت لارڈ ڈفرن نے اپنے میزبان سے دریافت کیا کہ کیا یہاں قریب کوئی شخص فوت ہوا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ عرصہ سے اس گلی میں تو کیا ارد گرد کے علاقہ میں بھی کوئی نہیں مرا۔

کئی سال کے بعد جب وہ پیرس میں سفیر دولت برطانیہ تھے تو گرینڈ ہوٹل میں ایک دعوت عصرانہ تھی۔ ڈفرن صاحب کو بوجہ سینئر سفیر ہونے کے فوقیت حاصل تھی۔ ان کا سیکرٹری آگے بڑھا اور عرض کیا کہ آپ ہوٹل کی لفٹ میں تشریف لائیں تو پانچویں منزل پر جا سکیں گے۔ لارڈ صاحب لفٹ میں سوار ہونے کے لئے آگے بڑھے ہی تھے کہ معاً چند قدم پیچھے ہٹ گئے۔ یکایک ان کے سامنے لفٹ والے کی شکل میں ہو بہو وہی چہرہ نظر آیا جو انہوں نے برسوں قبل رات کے وقت اپنے دوست کے ہاں دیکھا تھا اور خوفزدہ ہو گئے تھے۔ لارڈ نے اپنے سیکرٹری کو بھی ہاتھ کے اشارے سے لفٹ کی طرف جانے سے منع کر دیا۔

لارڈ ڈفرن نے اس لفٹ والے کو نہایت خوفزدہ نگاہوں سے دیکھا۔ وہی جھریوں والا منحوس سا چہرہ تھا مگر یہ بدشکل گرینڈ ہوٹل پیرس میں کیسے آ گیا؟

یہ خیالات ان کے دماغ میں اس قدر سرعت کے ساتھ گزرے جس طرح ایک ڈوبنے والے کے دماغ میں ڈوبتے وقت اس کی گزشتہ زندگی کے حالات فلم کی طرح گزرتے ہیں۔ لارڈ ڈفرن نے نہایت شائستہ الفاظ میں اوپر جانے سے معذرت کی۔ اور اپنے سیکرٹری کو وہیں چھوڑ کر واپس آ گئے۔ اس اثناء میں دوسرے معزز مہمان لفٹ میں سوار ہو گئے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفٹ کا دروازہ بند کر دیا گیا اور لفٹ اوپر کو اٹھنے لگی

لارڈ ڈفرن ہوٹل کے منیجر کے کمرے میں گئے اور اسے پوچھا کہ:-

"یہ لفٹ میں کون ہے؟ کب سے آپ کے پاس ملازم ہے؟"

اتنے میں بڑے زور کا دھماکا ہوا اور ہوٹل میں شور و غل مچ گیا۔ سب لوگ لفٹ کی طرف دوڑے دیکھا کہ لفٹ کے سٹیل کے رسّے بہت بلندی پر جا کر ٹوٹ گئے تھے اور لفٹ مع سواروں کے دھڑام سے نیچے آگری اور تمام لاشیں قیمہ ہو چکی تھیں۔

یہ تاریخی واقعہ اس زمانے کے تمام اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ وہ منحوس چہرہ والا آدمی بھی لفٹ کے ساتھ ہی گر کر ہلاک ہو چکا تھا جسے لارڈ ڈفرن نے پہلی بار آئرلینڈ میں اپنے دوست کے گھر دیکھا تھا۔

؎ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

یہاں ضمناً یہ بتا دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ لارڈ ڈفرن نہایت شریف، معقول اور شائستہ انسان تھے۔ جامع مسجد دہلی کے بالکل قریب ڈفرن ہسپتال ان کی یاد تازہ کر رہا ہے۔

علاوہ ازیں یہ وہی صاحب تھے جن کو ملکہ وکٹوریہ نے لکھا تھا کہ ان کے لئے کوئی مونڈل آلیق بھجوائیں جو ملکہ معظمہ کو اردو۔ فارسی اور اسلامیات پڑھائے۔ انہوں نے آگرہ کے حافظ شیخ عبدالکریم کو بھجوایا تھا اور تیرہ برس تک وہ ملکہ وکٹوریہ کے ہمراہ رہے۔

ملکہ کی دیکھا دیکھی لارڈ ڈفرن نے بھی بڑی محنت شاقہ سے بڑھاپے میں فارسی پڑھی تھی سر ایڈورڈ ڈینی سن راس (جو کلکتہ میں اورینٹل کالج کے پرنسپل بھی رہے ہیں اور تقریباً سات آٹھ مشرقی زبانوں پر ماہرانہ عبور رکھتے تھے) نے اپنی سوانح عمری "BOTH ENDS OF THE CANDLE." میں لکھا ہے کہ:-

"ایک دن لارڈ ڈفرن ان کے گھر پر خود آئے اور فارسی پڑھنے کی خواہش کی۔ مگر ایک شرط پر کہ لیڈی ڈفرن کو اس بات کا علم نہ ہو۔ سر ایڈورڈ نے ہنس کر پوچھا کہ اس میں کیا بات ہے؟ تو لارڈ ڈفرن نے کہا کہ میری بیوی کا خیال ہے کہ فارسی پڑھنا بالکل بیکار ہے عربی پڑھی جائے تو ایک بات بھی ہے کیونکہ جنت میں حور دل کی زبان عربی ہوگی۔"

تشحیذ الاذہان بچوں کی ذہنی اور جسمانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اس لئے اس کا ہر گھر میں پہنچنا ضروری ہے آج ہی اپنے نام جاری کروالیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الَّذِيْنَ سَبِقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نصیر احمد قمر: نائب مدیر

عزیز بچو! آج ہم آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عاشقِ صادق اور فدائی صحابی حضرت منشی ظفر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کپورتھلوی کے چند ایسے واقعات بتاتے ہیں جن سے آپ کی حضرت مسیح موعودؑ سے محبت، آپ کی کمال درجہ اطاعت اور فدائیت نمایاں طور پر سامنے آتی ہے۔

حضرت منشی ظفر احمدؓ ہندوستان کی ریاست کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ ابتداء میں آپ ریاست کی عدالت میں بطور اپیل نویس کام کرتے تھے۔ لیکن پھر ترقی کرتے کرتے سررشتہ داری کے عہدے تک پہنچ گئے۔

حضور علیہ السلام سے آپ بیحد محبت کرتے تھے، چنانچہ اکثر حضورؑ سے ملاقات کی غرض سے قادیان تشریف لے جایا کرتے تھے اور پھر کئی کئی دن وہاں قیام فرماتے۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ سررشتہ داری کے عہدے پر کام کرتے تھے۔ عدالت کی مسلیں وغیرہ جو پاس تھیں بند کر کے حضورؑ کے پاس قادیان چلے گئے۔ تیسرے دن حضورؑ سے واپسی کی اجازت چاہی لیکن حضورؑ نے مزید ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا حضورؑ کے ارشاد کے بعد آپ نے دوبارہ عرض کرنا مناسب نہ سمجھا اور وہیں قیام رکھا۔ حتیٰ کہ ایک ماہ گزر گیا۔

اُدھر مسلیں وغیرہ آپ کے گھر میں تھیں اور کام بند پڑا تھا۔ اب خطوط بھی آنے لگے تھے مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ اپنے آقا کی صحبت میں ایک ایسا لطف محسوس کرتے تھے کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ ہوتا تھا۔ نہ نوکری جانے کا خیال تھا اور نہ کسی باز پرس کا اندیشہ۔ آخر ایک، نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا۔ آپ نے وہ خط حضورؑ کے سامنے رکھ دیا۔ حضورؑ نے پڑھنے کے بعد فرمایا۔ "لکھ دو ہم نہیں آسکتے۔ چنانچہ مسیح محمدیؑ کے اس پروانے نے یہی فقرہ لکھ دیا اور خط پوسٹ کر دیا۔ پھر اسی خط پر بھی ایک مہینہ گزر گیا۔ آخر ایک دن خود ہی حضورؑ نے آپؓ کو جانے کی اجازت دی اور آپ وہاں سے واپس کپورتھلہ تشریف لائے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک تبلیغی اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی فوری ضرورت پیش آئی۔ حضورؑ کے پاس اس وقت اس رقم کا انتظام نہیں تھا۔ چنانچہ حضورؑ نے حضرت منشی صاحبؓ کو بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت درپیش ہے۔ کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی؟

آپ نے جواب دیا کہ "حضور! انشاء اللہ کر سکے گی اور میں جا کر بھیجتا ہوں۔"

چنانچہ یہ کہہ کر آپ کپورتھلہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سیدھے اپنے گھر آئے اور اپنی زوجہ محترمہ کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضورؑ کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے۔ اور حضورؑ سے اس بات کا ذکر تک نہ کیا کہ یہ روپے انہوں نے خود اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے مہیا کئے ہیں۔ اللہ اللہ! کس قدر فدائی اور اطاعت شعار اصحاب تھے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو عطا کئے تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ سے آپؓ کی محبت یکطرفہ نہ تھی بلکہ حضورؑ بھی آپ سے نہایت پیار اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے کپورتھلہ کی جماعت کے اصحاب کی کمال درجہ فدائیت اور عشق و محبت کے باعث انہیں اس دنیا میں یہ بشارت دی تھی کہ جس طرح وہ دنیا میں حضورؑ کے ساتھ رہے ہیں آخرت میں بھی آپؑ کے ساتھ ہوں گے۔

ایک دفعہ آپ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کے جوابات دینے پر مامور تھے آپ خود ہی خطوط پڑھتے اور ان کا خلاصہ حضورؑ کو سنا دیتے اور پھر حضورؑ جو جواب لکھواتے وہ لکھ کر بھیج دیتے۔ ایک دن ڈاک میں ایک خط آیا جس پر لکھا تھا کہ

"اس خط کو سوائے حضرت مسیح موعودؑ کے کوئی نہ کھولے۔"

چنانچہ آپ نے وہ خط اسی طرح حضورؑ کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا کہ حضور خود ہی اسے کھول کر پڑھیں لیکن حضور علیہ السلام نے وہ خط منشی صاحبؓ کو واپس دیتے ہوئے فرمایا۔

"منشی صاحب! آپ ہی اسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھیں۔ ہم اور آپ کوئی دو ہیں؟"

کہتے ہیں کہ حضرت منشی صاحبؓ جب بھی یہ واقعہ بیان فرماتے۔ بے اختیار رونے لگ جاتے۔

اور فرماتے:

"کہاں خدا کا پیارا مسیحؑ اور کہاں
یہ گنہگار اور نوازش یہ کہ مجھے فرمایا
ہم اور آپ کوئی دو ہیں۔"

اس واقعہ سے بھی آپ کے حضرت مسیح موعودؑ سے گہرے تعلق اور عشق و محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

عزیز بچو! میخانۂ احمدیت کے یہ پرانے بادہ کش ایک ایک کر کے اٹھتے جا رہے ہیں ؎

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

کہاں مسیحِ ناصریؑ کے حواری کہ جن میں سے ایک نے صرف تیس روپے لے کر مسیحؑ کو پکڑوا دیا تھا اور دوسرے نے مسیحؑ کے منہ پر کئی دفعہ لعنت بھیجی۔ اور کہاں مسیحِ محمدیؑ کے جاں نثار پروانے کہ جن کی روح کی غذا ہی مسیحؑ کی محبت تھی اور جو ہر وقت اسی انتظار میں رہتے تھے۔ کہ کب ہمیں اپنے آقا پر قربان ہونے کا موقعہ ملتا ہے اور اس کی محبت اور اطاعت میں کب ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

●●

ذہنی ورزش

(۱) ایک خاتون نے پاؤڈر کا ڈبہ سات روپے میں خریدا اور دکاندار کو دس روپے کا نوٹ دیا۔ دکاندار کے پاس زیرگاری نہیں تھی اس نے پڑوسی دکاندار سے نوٹ تڑوایا اور خاتون کو تین روپے دے دیئے۔ کچھ دیر بعد پڑوسی دکاندار نے یہ کہہ کر نوٹ واپس کر دیا کہ یہ جعلی ہے۔ چنانچہ دکاندار نے اسے دوسرا نوٹ دے دیا۔ بتایئے اس طرح اسے مجموعی طور پر کتنے کا نقصان ہوا؟

(۲) کسی جگہ کھدائی کے دوران ایک ماہر آثارِ قدیمہ نے اعلان کیا کہ یہاں سے چاندی کے ایسے سکے برآمد ہوئے ہیں جن پر ۹۴۰ ق م لکھا ہوا ہے یہ سن کر کسی نے کہا کہ یا تو یہ شخص جھوٹا ہے یا ہمیں بچہ سمجھتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

(۳) ایک بند ۲۱ فٹ گہرے کنوئیں میں گر گیا۔ ایک دن میں وہ تین فٹ اونچا اچھلتا ہے لیکن دو فٹ نیچے کھسک جاتا ہے وہ کتنے دنوں میں باہر آئے گا؟

جناب نثار احمد فاروقی صاحب مری (سندھ)

(جوابات کسی اور صفحے پر دیکھیئے!)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اکیلا اور دو گیارہ

جناب عبدالرحمٰن زاہد۔ کنری پاک

پرانے زمانے کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک بوڑھا رہتا تھا جس کے دو لڑکے تھے۔ ایک کا نام اسلم اور دوسرے کا نام اکرم تھا وہ دونوں بہت شرارتی تھے ان کا باپ انہیں بہت سمجھاتا تھا مگر وہ نہ سمجھتے۔

ایک دن اُن کا باپ اس دنیا سے نجات پا کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ اس کے مرتے ہی ان کا اپنے باپ کی جائیداد پر جھگڑا ہو گیا۔ باپ کی جائیداد یہ تھی۔ ایک سیاہ گھوڑا۔ ایک تلوار۔ دس تیر اور دو بھورے رنگ کے باز۔ یہ تھی وہ کل جائداد جس پر ان کے درمیان جھگڑا ہوا اور وہ جھگڑتے جھگڑتے بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے پڑوسیوں نے آکر انہیں الگ کیا۔ وہ نوں بھائی ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھورتے رہے۔

"تمہیں شرم آنی چاہیئے۔" بھوری داڑھی والا بوڑھا ان کے درمیان آتا ہوا بولا۔ "تم نے اپنے جھگڑے سے پورا گاؤں پریشان کر رکھا ہے۔ ابھی تمہارے باپ کی قبر کے پھول بھی نہیں مرجھائے اور تم جائداد پر لڑنے لگے۔ تمہارا باپ ان لوگوں میں سے تھا جو کمزوروں کی مدد کرتے ہیں۔ اس نے کتنے ہی غریبوں کی مدد کی تھی۔ جاؤ اور بھاگ ٹھنڈے دل سے غور کرو تا تمہارے ذہن صاف ہو جائیں!"

بوڑھے کے بیٹوں کے سر جھک گئے بڑا بھائی اسلم سیاہ گھوڑے پر سوار ہو کر شاہ بلوط کے جنگل میں چلا گیا اور وہاں جا کر ایک کنوئیں پر کھڑا ہو گیا جس پر کائی جمی ہوئی تھی۔ گھوڑا چرنے کے لئے چھوڑ دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خود شاہ بلوط کے درخت کی ٹیڑھی میڑھی شاخ سے ٹیک لگا کر نیچے کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی نظر ایک چیونٹی پر پڑی جو ایک دانہ لڑھکا کر لے جا رہی تھی۔ بلبل کی آنکھ جتنا یہ دانہ اچانک ایک گڑھے میں گر گیا۔ بہت کوشش کے باوجود وہ نہ نکل سکا تو وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ پھر آئی اور گڑھے کی طرف رینگنے لگی۔ اس کے پیچھے ایک اور چیونٹی تھی جو شاید اس کی بہن تھی دونوں گڑھے میں اتر گئیں اور کافی دیر کی جدوجہد کے بعد دانہ باہر لے آئیں۔ اب وہ اسے لڑھکاتی ہوئی اپنے گھر کی طرف جا رہی تھیں۔ اچانک اسلم کے ذہن میں بجلی سی کوند گئی اور اس کی آنکھوں سے خود غرضی کا پردہ ہٹ گیا۔

اب اس کے دوسرے بھائی کا حال بھی سن لیں جب اس نے دیکھا کہ اس کا بڑا بھائی گھوڑا لے کر چلا گیا ہے تو وہ دونوں بازو لے کر چراگاہ کی طرف چل پڑا۔ چراگاہ کی لمبی لمبی گھاس سرسرا رہی تھی۔ اوپر ایک سفید رنگ کا عقاب ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔ اکرم کی نظر عقاب پر پڑی تو اس نے ایک باز فضا میں چھوڑ دیا۔ بہادر پرندہ تیر کی طرح اڑتا چلا گیا۔ دونوں شکاری پرندوں میں ایک خوفناک لڑائی شروع ہو گئی اور ان کے پر اکھڑ اکھڑ کر نیچے گرنے لگے اچانک باز نے مدد کے لئے چیخ ماری اکرم نے جب دیکھا کہ اس کا باز خطرے میں ہے تو اس نے دوسرا باز چھوڑ دیا۔ ان دونوں نے مل کر عقاب کو بری طرح زخمی کر دیا۔ عقاب بھاگنے کی کوشش کرنے لگا لیکن دونوں باز اسے زمین پر کھینچ لائے۔ عقاب پتھر کی طرح زمین پر آ گرا۔ آخری سانس لینے سے پہلے اس نے سامنے پہاڑ کی طرف دیکھا جہاں اس کے چھوٹے چھوٹے بچے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ یوں معلوم ہوا جیسے اس کی آنکھیں کہہ رہی ہوں کہ اگر میرا بھی کوئی بھائی ہوتا تو وہ بھی میری ضرور مدد کرتا۔ اکرم نے اپنے بازوں کو شاباش دی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

اب یہ بات اس کی سمجھ میں بھی آ گئی تھی کہ اگر اس دنیا میں تمہارا کوئی بھائی نہیں ہے تو تمہیں چاہیے کہ تم اپنا بھائی تلاش کر لو۔

اکرم جب اپنے گھر کے احاطے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کا بڑا بھائی بھوسے کے ڈھیر پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا ہے۔ اکرم نے کہا۔

"بھیا میں نے جو بُرے الفاظ کہے ہیں ان کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ ابا نے جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب آپ لے لیں مگر مجھ سے ناراض نہ ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنے بھائی کے ہاتھ چوم لئے۔ اسلم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہم اب کبھی نہیں لڑیں گے۔ ہم ساتھ ساتھ رہیں گے اور ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔"

اس کے بعد وہ آپس میں اتفاق سے رہنے لگے۔ دونوں اکٹھے محنت کر کے خوب کماتے۔ اور پھر تمام عمر کسی بات پر ان میں کبھی جھگڑا نہ ہوا سچ ہے ایک اکیلا اور دو گیارہ ہے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ اشعار بر موقعہ

آمین

بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۷۵ء

عزیزہ امۃ اللطیف ناذیہ بنت عزیزم محمد لطیف صاحب امرتسری دارالبرکات ربوہ

جناب مولانا محمد صدیق امرتسری ربوہ

آمین آج ہے یہاں امۃ اللطیف کی
احباب ہیں اسی لئے آئے ہوئے سبھی

ماں باپ، بھائی بہنیں ہیں مسرور و شادماں
بیٹھے ہوئے ہیں آکے پڑوسی بھی سب یہاں

ہر لب پہ ہیں صدائیں خدا سے یہ برملا
دل سے نکل رہی ہے ہر اک کے یہی دعا

یارب نہیں ہے فضلوں کا تیرے کوئی شمار
ہے شکر تیرا پیارے ہزاروں ہزار بار

اس خوش نصیب بچی ہماری کے سر پہ آج
پہنا دیا ہے تیس سپاروں کا تو نے تاج

قرآن پاک اس نے بھی ہے ختم کر لیا
سینہ ہے اپنا نورِ محمدؐ سے بھر لیا

ہے یہ دعا ہماری الٰہی ترے حضور
کرنا قبول فضل سے اپنے اسے ضرور

بچی یہ عمر بھر تری پیاری بنی رہے
جس گھر میں جائے راحت و کامرانی رہے

آئے نہ اس پہ زندگی بھر کوئی ابتلا
اور بھول کر بھی ہو نہ برائی میں مبتلا

تو اس سے اور یہ تجھ سے رہے شاد تا حیات
کرتی رہے ہمیشہ ادا اپنی ہر صلوٰت

بہنیں بھی اس کی اور برادر بھی اے خدا
تیری پناہ و حفظ و اماں میں رہیں سدا

القصہ دین و دنیا تو اس کی سنوار دے
ماں باپ کو بھی اس کے تو خاص اپنا پیار دے

تیرے حضور ہیں یہ ہماری صدائیں آج
مقبول ہوں خدایا یہ ساری دعائیں آج

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بندر کا تماشہ

: جناب صوبیدار عبدالمنان ربوہ

پیارے بچو! آپ نے شہروں، قصبوں اور گاؤں میں دیکھا ہو گا۔ کہ ایک میلے کچیلے کپڑوں والا آدمی دو بندر۔ ایک کتّا اور ایک بکرا رسّیوں میں باندھے اور ہاتھ میں ڈگڈگی لئے بجاتا چلا جاتا ہے۔ ڈگڈگی کی آواز پر روتے ہوئے بچے یک، خاموش ہو جاتے اور اپنے اپنے گھروں سے باہر نکل کر بندر والے کے پیچھے چل پڑتے ہیں اور آن کی آن میں ایک اچھے خاصے جلوس کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ چند ہی قدم چلنے کے بعد بندر والا گلی میں کھلی جگہ پر ٹھہر جاتا ہے اور زور زور سے ڈگڈگی بجاتا اور چند منتر بلند آواز سے الاپتا اور اپنی لکڑی سے بچوں کو گول دائرہ بنانے کو کہتا ہے۔ گھروں کی کھڑکیوں اور دروازوں کے پردوں کے پیچھے سے عورتیں بھی باہر جھانک جھانک کر تماشہ دیکھتی اور خوش ہوتی ہیں۔ راہ گیر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بچے تالیاں بجا بجا کر شور مچاتے اور ہنستے جاتے ہیں۔ بچے اور بڑے بندر۔ کتے اور بکرے کو انسانوں ایسی حرکتیں کرتے اور پھر اپنے مالک کا حکم مانتے دیکھ کر عش عش کر اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بندر والے نے انہیں خوب سکھایا اور سدھایا ہے کتنے ہی دنوں تماشہ دیکھنے والوں کی طبیعت پر اس دلچسپ کھیل کا اثر باقی رہتا ہے۔

بچے اور بڑے اس کھیل کو شغل تک محدود رکھتے ہیں اور دل بہلاوے کا ایک سامان سمجھتے اور بندر والے کی کمائی کا ذریعہ تصوّر کرتے ہیں اس کے علاوہ کسی بھی چھوٹے بڑے کا ذہن اس سے آگے کام نہیں کرتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بہترین شکل و صورت عطا کی ہے اور پھر آنکھ۔ ناک کان، دل و دماغ اور زبان کے زیور سے آراستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کے بعد عقل کی دولت سے مالا مال کیا۔

کبھی آپ نے یہ بھی غور کیا کہ ایک غریب مسکین اَن پڑھ انسان جس کا سر گرد آلود۔ اور بال بکھرے ہوئے منہ میلا۔ آنکھیں غلیظ، کپڑے پھٹے پرانے۔ میلے کچیلے۔ ننگے پیر۔ ناخن بڑھے ہوئے فاقہ زدہ۔ پیٹ اندر کو دھنسا ہوا۔ خانہ بدوش۔ جس کا ماضی۔ حال اور مستقبل تاریک۔ دنیا کی نظروں میں دھتکارا ہوا۔ پریشانیوں کے بھنور میں پھنسا ہوا اور حوادثِ زمانہ کی چکّی میں پسا ہوا ہے۔ دل و دماغ کو سکون میسّر نہ ہونے کے باوجود وہ بندر مکنّے اور بکرے کو اپنی منشا کے مطابق ڈھال کر پھر اُن سے کام لے کر اپنا پیٹ پالنے کا ذریعہ نکالتا ہے۔ جنگلی جانوروں سے انسانی افعال سرزد ہوتے دیکھ سب ہنس پڑتے اور خوش ہوتے ہیں حالانکہ اس تماشہ میں بچوں اور بڑوں سب ہی کے لئے ایک عظیم سبق پوشیدہ ہے۔ لیکن عام طور پر کسی کا ذہن اس طرف مائل نہیں ہوتا۔

ابتداء میں جس موجد نے یہ تماشہ ایجاد کیا تھا اس کا مقصد کچھ اور ہی تھا مگر دنیا ظاہر ہی کو لے بیٹھی اور باطن نظر انداز کر دیا۔ اگر ہم سب عقل و تدبّر سے کام لیں تو یہ بات نہایت آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ اگر انسان کے بچے کی بچپن سے ہی اعلیٰ درجہ کی تربیت کی جائے تو وہ بحیثیت انسان ہونے کے بہترین کردار کا حامل۔ روحانی اور دنیاوی انسان بن سکتا ہے۔

بندر کے بچے کی بچپن کی عمر سے تربیت کی گئی تو اپنی عمر کے عروج تک مکمل تربیت یافتہ بن کر وہ ہمیں خوش کرنے کے لئے ہمارے سامنے میدانِ عمل میں آموجود ہوا۔ یہ نہیں ہوا کہ بڑے بندر کو پکڑ کر سکھایا گیا ہو۔ بڑا تو بندر کا بندر ہی رہیگا جان دے دیگا اور کچھ نہ سیکھ پائے گا۔

مثال کے طور پر آپ یہ دیکھیں کہ اگر زمین سے ایک کونپل پھوٹ کر ٹیڑھی باہر نکل رہی ہو۔ اس وقت اگر ایک معمولی تنکے کا سہارا دے کر اسے سیدھی کھڑی کر دیں اور پھر کچھ دن کے بعد وہ سہارا ہٹا لیں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ ٹیڑھی کونپل سیدھا درخت بن جائے گا۔ لیکن اگر یہ سوچ کر وہ ٹیڑھی کونپل چھوڑ دیں کہ بڑی ہو کر خود بخود سیدھی ہو جائے گی تو اس وقت آپ جتنا چاہے زور لگا لیں درخت اپنی جڑوں سے اکھڑ جائیگا مگر کبھی سیدھا نہ ہوگا۔

بچّے! آپ اور آپ کے والدین کو "بندر کا تماشہ" یہ سبق دیتا ہے کہ آپ اور آپ کے والدین آج ہی سے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور ننھے منّے بچوں کی تربیت کی طرف پوری پوری توجہ دینی شروع کر دیں تا وہ بڑے ہو کر بہترین کردار و گفتار کے انسان بن سکیں اور ساری دنیا کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچا واقعہ

پیر صاحب

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں آٹھویں جماعت میں پڑھتی تھی۔ میری ایک سہیلی تھی حمیرا۔ اس کا ایک بھتیجا بہت شرارتی تھا اس کا نام ارشد تھا۔ وہ روزانہ نئی نئی شرارتوں سے لوگوں کو تنگ کرتا یہ اس کا محبوب مشغلہ تھا

ایک مرتبہ اس نے گاؤں کی ایک عورت کو تنگ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ سارا دن وہ اس پر غور کرتا رہا۔ اگلے دن وہ عورت اپنے خاوند کے لئے (جو کھیتوں میں کام کرتا تھا) کھانا لے کر گئی۔ راستے میں ایک قبرستان پڑتا تھا۔ جب وہ اس کے عین درمیان میں پہنچی تو اس نے ایک بہت خوفناک قسم کا شخص سفید چولے میں ملبوس اپنی طرف آتے دیکھا وہ سہم گئی۔ مگر اس شخص نے کہا۔

"ہم پیر صاحب ہیں۔ تم نے ہمارکا بے حرمتی کی ہے۔ ابھی ابھی تمہارا پاؤں ہماری قبر پر پڑا ہے ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ سزا صرف یہ ہے کہ تم اور گاؤں کے دوسرے لوگ ہر سال یہاں کھانا پکوا کر غریبوں میں تقسیم کیا کرو۔ ورنہ ہم گاؤں میں تباہی مچا دیں گے۔"

عورت گرتی پڑتی خاوند کے پاس پہنچی اور تمام کہانی اس کے گوش گزار کی۔ وہ بہت دقیانوسی تھا۔ جوتا لے کر بیوی کو مارنے لگا اور کہا کہ

"تم نے پیر صاحب کو ناراض کر دیا ہے اب انہیں منانا بہت مشکل ہے۔"

خیر شام کو جب وہ گھر واپس آیا تو دیگ پکانے کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ محلے کے لوگوں نے وجہ پوچھی تو تمام واقعہ سنا دیا گیا۔ چنانچہ بہت سے لوگ ان کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ اگلے روز کافی لوگ مل کر اسی جگہ پہنچے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں مانگی گئیں۔ غریبوں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ جب تقریب ختم ہونے کے قریب تھی تو وہی پیر صاحب دور سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ کچھ لوگ ان کے پیچھے بھاگے اور کہا:۔

"ہمیں معاف کر دیں پیر جی ہمیں معاف کر دیں!"

پیر صاحب تو بغیر مڑے سرپٹ بھاگ رہے تھے۔ اچانک آبادی میں جا کر وہ غائب ہو گئے۔ لوگوں نے بہت تلاش کیا مگر بے سود۔ انہیں مکمل یقین ہو گیا کہ وہ واقعی یہ کوئی پہنچے ہوئے بزرگ ہیں اور ابھی تک ہم سے ناراض ہیں چنانچہ ان کے مریدوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔

لیکن بچو! وہ پیر صاحب کون تھے؟ وہی میری سہیلی کے بھتیجے ارشد صاحب تھے۔ جنہیں جب یہ پتہ چلا کہ بہت سے لوگ میرے پیچھے بھاگ رہے ہیں تو وہ آبادی میں جا کر ایک مکان میں گھس گئے۔ فوراً دروازے کے پیچھے ہو کر اپنا سبز چولہ اتارا اور انہی لوگوں کے ساتھ مل کر پیر صاحب کو ڈھونڈنا شروع کر دیا اور یوں اپنی جان بچائی

مگر بچو! اس جگہ ابھی تک سینکڑوں لوگ جاتے ہیں۔ ہزاروں روپے خرچ کرتے۔ جشن مناتے ہیں قوالیاں ہوتی ہیں۔ اچھا خاصا میلہ لگتا ہے۔ ارشد خود بھی اس محفل میں چاول کھانے جاتا ہے۔ کاش یہ لوگ سمجھ جائیں اور پیروں فقیروں پر یقین چھوڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام احمدی بہن بھائیوں کو ان بدعات سے محفوظ رکھے اور سچے اور نیک خادم دین بنائے۔ آمین!!

روزِ حشر

مظفر احمد صدیقی۔ دارالرحمت غربی ربوہ

اے مسلماں یاد رکھو جب حشر کا دن آئے گا
تیرے سب عملوں کی نسبت تجھ سے پوچھا جائیگا

آزمائش کی گھڑی ہو گی وہ ہر انسان پر
ہر کسی کے سامنے اس کا نتیجہ آئے گا

خوف کے مارے زمین و آسماں پھٹ جائینگے
روح کانپ اٹھے گی۔ انسانوں کا دل گھبرائیگا

اس جہاں کی دلکشی میں جو الجھ کر رہ گیا
جنت الفردوس کے شیریں ثمر کیا کھائیگا

مہرباں ہو جائے گا نیکوں پہ وہ مولا کریم
ابرِ رحمت اپنے بندوں پر وہ بن کر چھائیگا

شور و غل کی داستاں ہو گی نہ ہو گا یہ سماں
زندگانی کے حسیں نغمے نہ کوئی گائے گا

بے خبر انجام سے اپنے جو صدیقی رہا
روسیاہی پر وہ روزِ حشر خود شرمائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

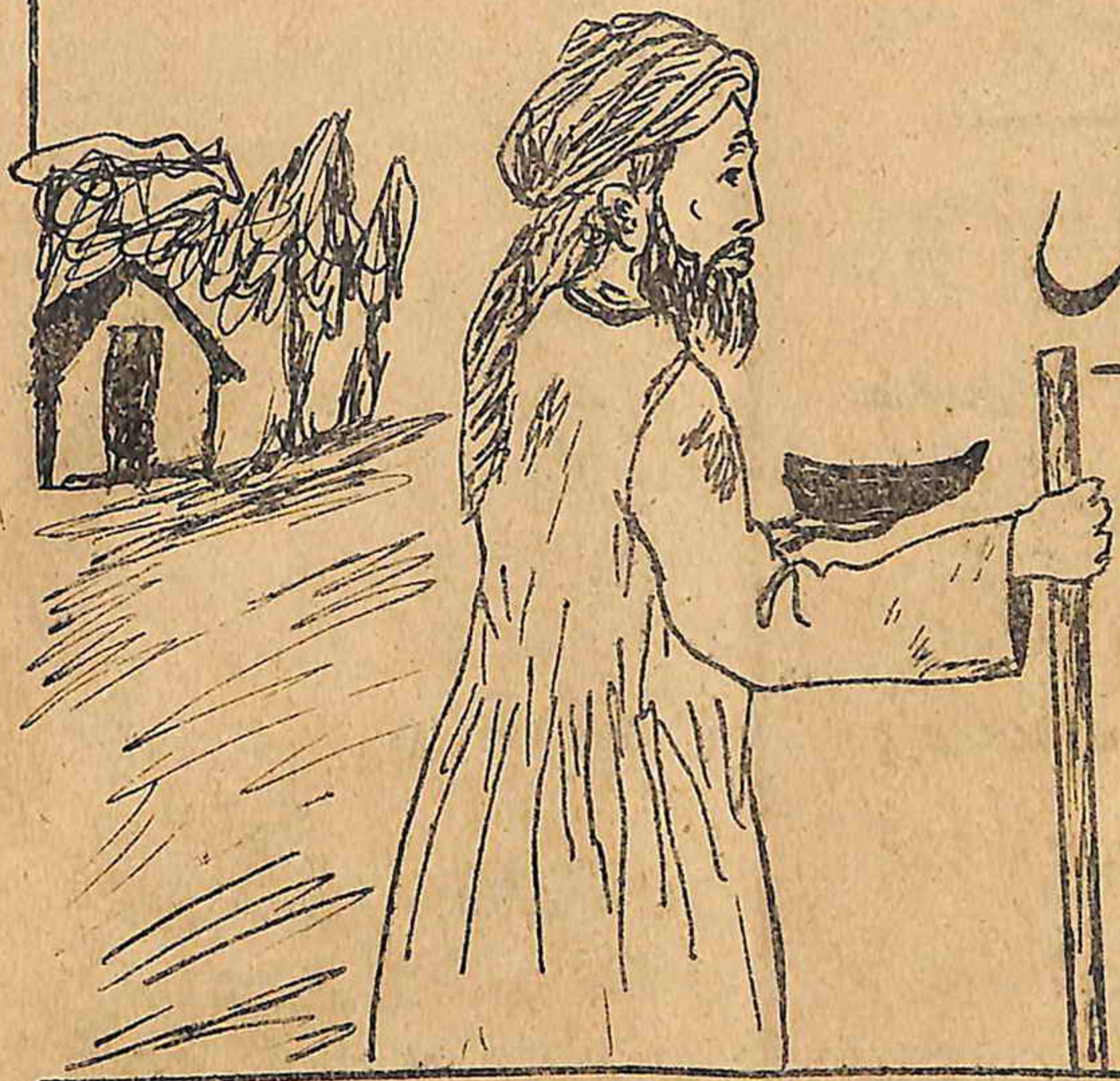

نیکی کا پھل

منور احمد عطاء

دارالرحمت شرقی الف

ربوہ

صبح ہوئی۔ سورج طلوع ہوا۔ گاؤں کے لوگ اپنے اپنے کاموں کی جانب چل دیئے دور گاؤں سے پرے ایک جھونپڑی سے ایک فقیر نکلا پھٹے پرانے کپڑے، میلے کچیلے ہاتھ میں کشکول اور گلے میں مالا (ہار) صاف نمایاں تھی۔ محلے کے شرارتی بچے اس غریب کے پیچھے لگ گئے کوئی جھولی پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے کوئی بولنے اور کھانسنے کی نقل اتار رہا ہے کوئی ناک میں تنکے دے رہا ہے اور کوئی اس فکر میں ہے کہ وہ ذرا دھیان نہ دے تو اس کی لاٹھی چھین کر بھاگے۔ اسی اثنا میں فقیر بچوں کو پرے ہٹانے لگا۔ اس غریب کی سانس پھول جاتی لیکن وہ مجبور تھا۔

اتنے میں دائیں طرف کے مکانات سے ایک لڑکا صاف ستھرے کپڑے پہنے نکلا اور اس نے سب بچے ڈرا دھمکا کر وہاں سے بھگا دیئے بچے منہ لٹکاتے وہاں سے دوڑ گئے۔

سعید اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ سعید ایک نرم دل اور نہایت شریف لڑکا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ بچے ابھی اُسے دیکھ کر دوڑ گئے تھے۔ مگر ممکن ہے کہ شام کے وقت تنگ کریں۔ اس لئے وہ اپنے گھر پہنچا۔ جلدی جلدی کھانا کھایا اور فقیر کی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ اس کا شبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درست نکلا۔ باہر بیچے سر جوڑے کوئی مشورہ کر رہے تھے وہ اُلٹے پاؤں واپس گھر آیا۔

تھوڑی دیر بعد اٹھا اور فقیر کی جھونپڑی کی جانب چل دیا۔ جھونپڑی خالی تھی۔ وہ دوسری طرف گاؤں کی جانب چل دیا۔ جب تالاب کے نزدیک پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ فقیر تو مٹی میں لت پت پڑا ہے اور بچے پاس کھڑے ہنس رہے ہیں۔ اسے بڑا دکھ ہوا اس نے فقیر کی لاٹھی پکڑ کر بچوں کو ڈرایا۔ بچے بھاگ گئے۔ پھر اس نے فقیر کو سہارا دیا اور اسی کی جھونپڑی میں لے گیا اسی کے لئے تالاب سے پانی لایا۔ فقیر کو نہلانے کے بعد وہ وہاں سے چلا آیا۔

کچھ دن بعد ایک دن جبکہ سعید اپنے ڈرائنگ روم میں تصاویر نگار رہا تھا ایک گھوڑا گاڑی آکر رکی۔ اس میں سے ایک معزز آدمی اترا اور اس نے سعید سے کہا۔

"بیٹا! اپنے ابا جان کو بھیجو!"

اس کے ابا جان آئے اور اسے اندر لا بٹھایا اور بولے۔

"اے معزز مہمان! میں آپ کو نہیں جانتا؟"

مہمان نے کہا۔

"میں ایک بہت بڑی جائداد کا مالک ہوں مگر میری کوئی اولاد نہیں ہے اس لئے میں نے فقیر کا بھیس بدلا ہوا تھا۔ میں نے خیال کیا ہے کہ سعید اگر میری جائداد کا مالک اور میرا بیٹا بن جائے تو کیا کوئی نقصان ہوگا۔"

یہ سن کر اس نے سعید کو گلے لگایا اور کہا۔ "یہ میرا بیٹا ہے!"

سعید اور اس کے والدین سبھی خوش تھے کہ نیکی کی وجہ سے اتنا اچھا پھل ملا۔

بچو! تم بھی ہر ایک کے ساتھ نیکی کیا کرو

○

اقوالِ زریں

• خاموشی غصّے کا بہترین علاج ہے۔
(حضرت عثمانؓ)

• بُروں کی ہم نشینی سے تنہائی بدرجہا بہتر ہے
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

• جو اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں انہیں بھلا دو مگر دوسروں کی مہربانیاں ہرگز نہ بھلاؤ
(شیخ سعدیؒ)

• ایک کارآمد دوست کے مقابلہ میں بہت سے ناکارہ دوست نہ بناؤ
(فیثاغورثؒ)

• اچھا دوست خدا کا بہتر تحفہ ہے۔
(برنارڈ شاؔ)

ظفر چوہدری گولڑا احمدیہ بیدیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیّد عبد المالک ظفر گھٹیالیاں خورد (سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں سچے نبی کی یہ علامات بیان کرتا ہے کہ اس پر امورِ غیبیہ نہایت کثرت کے ساتھ کھولے جاتے ہیں اور سچا مامور قبل از وقت خدا تعالیٰ سے علم پاکر ایسی پیشگوئیاں کرتا ہے جو وقت پر پوری ہو کر اس کی صداقت کا نشان بنتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ"۔

(سورۃ الجن: ۲۷، ۲۸)

یعنی وہ غیب پر کثرت سے اطلاع نہیں کرتا مگر اپنے رسولوں میں سے جن کے لئے پسند کرتا ہے پس جس شخص کو کثرت سے امورِ غیبیہ پر اطلاع ملے اور اس کی وحی مصفّٰی پانی کی طرح ہو جو ہر قسم کی کدورت سے پاک ہو اور عظیم الشان باتوں سے قبل از وقت آگاہ کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کا سچا مامور ہوتا ہے۔

اس معیار کے ماتحت جب ہم حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ دیکھتے ہیں تو آپؑ کی سچائی ایک ایسے دن کی طرح نظر آتی ہے جس کا سورج نصف النہار پر ہو۔ آپؑ کی بیان کردہ پیش گوئیاں اتنی تعداد میں ہیں کہ اگر تقسیم کی جائیں تو کئی نبیوں کی نبوت اسی سے ثابت ہو جائے یہ پیشگوئیاں جو آپ نے بیان فرمائیں بیسیوں اقسام کی تھیں۔ بعض سیاسی، بعض اجتماعی، بعض دشمنانِ اسلام سے متعلق اور بعض احمدیت کی ترقی کے لئے الغرض مختلف امور کے متعلق تھیں۔ میں یہاں آخر میں صرف ایک پیشگوئی بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ ۱۸۸۶ء کے آغاز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس دن تک ہوشیار پور میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبولیت کا جامہ پہناتے ہوئے آپ کو ایک مصلح موعود کی خبر دی۔ جس کے متعلق ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں آپ نے لکھا کہ:-

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پائے گا اور قومیں اس سے برکت
پائیں گی۔"

یہ پیشگوئی نہایت شان سے حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہوئی جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور عجیب تر بات یہ ہے کہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار واجب الاظہار میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ بھی بتایا کہ

"ایسا لڑکا ۹ سال کے عرصہ کے اندر
ضرور پیدا ہوگا۔"

چنانچہ ۳ سال کے بعد یہ پیشگوئی نہایت شان سے پوری ہوگئی۔ جس نے ثابت کر دیا کہ آپ کا خدائے عالم الغیب سے نہایت مضبوط تعلق تھا۔

پیارے بھائیو اور بہنو! پس معلوم ہوا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے مامور تھے۔

○

قرآن۔

- قرآن شریف ایک ذخیرہ سمندر ہے جس کی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔
- قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔
- سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف ہے

(ارشادات حضرت مسیح موعودؑ)

(مرسلہ: طاہرہ گل۔ احمد آباد سٹیٹ)

پیاری تتلی

گلشن میں اک تتلی پیاری
صورت جس کی نیاری نیاری

لال گلابی جوڑا پہنے
ہاتھوں میں چاندی کے گہنے

آنکھیں موتی سر پہ تاج
کرتی ہے گلشن میں راج

منہ دھوتی ہے شبنم سے
رہتی ہے وہ بن ٹھن کے

(صغریٰ بٹ۔ بدوملہی۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوئی کے گالے

جناب مولانا نسیم سیفی
(سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

چھوٹے چھوٹے بادل کے ٹکڑے رُوئی کے گالے
ٹھنڈی میٹھی تیز ہوائیں
گھوم رہے ہیں جھوم رہے ہیں
نکھری سی نمناک فضائیں
آزادی کو چوم رہے ہیں
جیسے ننھے منّے بالک، آنکھ مچولی کے متوالے
گلی گلی کے موڑ پہ رُک کر
مُڑ کر دیکھیں اور چھپ جائیں
جھانکیں چاروں جانب جھک کر
اور کسی کے ہاتھ نہ آئیں
ہمّت، جُرأت اور شجاعت کے گولوں کے پالے
جیسے ننھے بادل مل کر
اک گھنگھور گھٹا بن جائے
جس کی ہر آواز سے ڈر کر
دھرتی کا بھی دل بھر آئے
میرے پیارے شہر کی گلیوں کے سب بچے بالے
اب تو کھیلیں آنکھ مچولی
لیکن وہ دن بھی آئے گا
جب انکا ہر اک ہمجولی
چاروں جانب چھا جائے گا
اُن کی باتوں سے باطل کے لَب پر پڑ جائیں گے تالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدہ کی خدمت

منصور طاہر۔ منگڑیل ضلع سرگودھا

حضرت امام ابو حنیفہؒ کو اسلام میں جو رتبہ حاصل ہے اس سے ہر چھوٹا بڑا اچھی طرح واقف ہے۔ اسی سلسلہ میں میں آج ان کی زندگی کا ایک ورق بصورتِ "خدمتِ والدہ" پیش کرتا ہوں۔ امام صاحبؒ کے والد نے امام صاحبؒ کے بچپن میں ہی وفات پائی لیکن والدہ مدت تک زندہ رہیں اور امامؒ کو ان کی خدمت گزاری کا کافی موقع ہاتھ آیا۔ وہ مزاج کی شکی تھیں اور جیسا کہ عورتوں کا قاعدہ ہے واعظوں اور قصہ گویوں کے ساتھ نہایت عقیدت رکھتی تھیں۔ کوفہ میں عمرو بن ذر ایک مشہور واعظ تھے۔ ان کے ساتھ خاص عقیدت تھی۔ کوئی مسئلہ پیش آتا تو امام صاحبؒ کو حکم دیتیں کہ عمرو بن ذر سے پوچھ آؤ۔ امامؒ تعمیلِ ارشاد کے لئے ان کے پاس جاکر مسئلہ پوچھتے۔ وہ عذر کرتے کہ آپ کے سامنے میں کیا زبان کھول سکتا ہوں؟ فرماتے کہ:۔ "والدہ کا یہی حکم ہے۔" اکثر ایسا ہوتا کہ عمرو بن ذر کو مسئلہ کا جواب نہ آتا تو امام صاحبؒ سے درخواست کرتے کہ "آپ مجھ کو بتا دیں میں وہی آپ کے سامنے دہرا دوں!"

کبھی کبھی اصرار کرتیں کہ میں خود چل کر پوچھونگی خچر پر سوار ہوتیں۔ امام صاحبؒ پاپیادہ ساتھ ہوتے خود مسئلہ کی صورت بیان کرتیں اور اپنے کانوں سے جواب سُن لیتیں تب تسکین ہوتی۔ ایک دفعہ امام صاحبؒ سے پوچھا کہ یہ صورت پیش آئی ہے مجھ کو کیا کرنا چاہیئے؟ امام صاحبؒ نے جواب دیا۔ بولیں۔ تمہاری سند نہیں۔ زرقہ واعظ تصدیق کریں تو مجھ کو اعتبار آئے۔ امام صاحبؒ ان کو لے کر زرقہ کے پاس گئے اور مسئلہ کی صورت بیان کی۔ زرقہ نے کہا آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کیوں نہیں بتا دیتے۔ امام صاحبؒ نے فرمایا۔ میں نے یہ فتویٰ دیا تھا زرقہ نے کہا۔ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ سن کر ان کو تسکین ہوئی اور گھر واپس آئیں۔ ابن ہبیرہ نے جب امام صاحبؒ کو بلا کر میر منشی مقرر کرنا چاہا اور انکار کے جرم پر درّے لگوائے اس وقت امام صاحبؒ کی والدہ زندہ تھیں ان کو نہایت صدمہ ہوا۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ "مجھ کو اپنی تکلیف کا چنداں خیال نہ تھا۔ البتہ یہ رنج ہوتا تھا کہ میری تکلیف سے والدہ کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ہیں اس امام اعظمؒ کے جذبات اپنی والدہ کے متعلق آپؒ نے انھیں اعمال کی بدولت دنیا و آخرت کی قدریں جیت لیں۔ ہزاروں نہیں لاکھوں رحمتیں ہوں اس امام عظیم الشان پر جس نے زندگی کی اتنی اعلیٰ قدروں پر عمل کا بہترین نمونہ دکھایا۔

(ماخوذ از امام اعظمؒ مصنفہ شبلی نعمانی)

---

(۱۹) انعامی دینی و تاریخی مقابلہ

مرتبہ: مرزا مظفر احمد۔ ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد شہر ضلع

MUZZAFAR AHMAD, MAHMUD

21/12/75

عزیز اطفال بھائیو اور ناصرات بہنو! اپنی نوعیت کا پہلا "انعامی دینی و تاریخی مقابلہ" مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد شہر ضلع کے تعاون سے پیش کیا جا رہا ہے۔ سوالوں کے جواب ۲۰ جنوری تک درج ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔

"جناب حبیب اللہ صاحب بسمل ایڈیشنل ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ۱۱۵۱-۳-گارڈی کھاتہ حیدرآباد نمبر ۲"

اول و دوم آنے والے بھائی بہنوں کو علی الترتیب چھ روپے اور چار روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔ اس مقابلہ میں صرف تشحیذ کے خریدار ہی شامل ہو سکتے ہیں لہٰذا جواب کے ساتھ خریداری نمبر ضرور لکھئے:۔ (بھائی جان)

سوال (۱): اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

(۲): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی میں سے ایک اسم "احمدؐ" ہے بتایئے یہ نام قرآن کریم کے کس پارے اور کس سورۃ میں آیا ہے؟

(۳): حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کل کتنی کتب ہیں۔ پہلی اور آخری کتاب کے نام لکھیں۔

(۴): جماعت احمدیہ کا نام "جماعت احمدیہ" کب رکھا گیا؟

(۵): مجلس اطفال الاحمدیہ کس نے اور کب قائم کی؟

(۶): دنیا میں سب سے پہلے کس ملک کی تاریخ لکھی گئی؟

(۷): پاکستان کا سب سے بڑا شہر کراچی ہے۔ بتایئے سب سے چھوٹا شہر کون سا ہے؟

(۸): دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کونسی ہے؟

(۹): ادب کا "نوبل پرائز" برصغیر میں کسے ملا؟

(۱۰): "مصور غم" کا خطاب کس مشہور ادیب کو ملا؟ (آپکی آسانی کے لئے اتنا بتا دیتے ہیں کہ ان کا اصل نام "عبدالرشید" تھا۔ پورا معروف نام تحریر کیجئے:

(نوٹ۔ فوری جواب کے لئے جوابی لفافہ ارسال فرمائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیہاتی لڑکا

مبارک سعید، تنویر طارق۔ لاہور

میں نے اپنے نوکر کو آواز دی کہ میرے لئے پانی لے آؤ۔ نوکر نے مجھے بڑے ادب سے آکر پانی دیا اور کہا کہ۔ "آپ کا دوست آیا تھا۔"

"کیا کہا میرا دوست آیا تھا اور تم نے اسے کہاں بٹھایا۔ ڈرائنگ روم میں یا برآمدے میں؟"

"جی وہ بہت جلدی میں تھے۔ میں نے بڑی مشکل سے انہیں پانی پلایا۔"

"کیا کہا؟ پانی پلایا؟ ریفریجریٹر سے ٹھنڈی کوک نہ پلائی؟"

"جی میں نے بتایا ہے کہ وہ بہت جلدی میں تھے۔"

مجھے بہت غصہ آیا کہ "اب میں اپنے دوستوں کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گا۔ وہ میرے گھر آئے اور تم نے اسے صرف پانی پلایا۔ تم بہت اناڑی اور دیہاتی ہو۔ کوئی تمیز نہیں تمہیں۔"

میرے نوکر کو بڑا صدمہ ہوا اور اس نے میرے ابا جان کے پاس جاکر میری شکایت کی۔

ابا جان نے مجھے بلایا اور کہا کہ "نوکروں سے اس طرح پیش نہیں آتے۔ وہ بھی آخر انسان ہیں۔"

اور پھر ابا جان نے کہا۔ کہ "میں تمہیں ایک کہانی سناتا ہوں جس سے تمہیں نصیحت ہو گی۔"

پھر ابا جان نے یوں کہانی شروع کی:۔

"ایک تھا لڑکا جو اپنے گاؤں میں پرائمری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہو گیا۔ اپنے گاؤں میں تو وہ چھوٹے موٹے چوہدری کا بیٹا تھا لیکن تھا پھٹیچر دیہاتی۔ پہلے دن کلاس میں گیا تو اس نے تنگے سر پر صافہ باندھ رکھا تھا۔ بدن پر کرتا اور تہہ بند پاؤں میں دیسی جوتا۔ ماسٹر جی نے شلوار پہننے کو کہا تو دھیمی آواز میں بولا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے خدایا! سُتھن تے کڑیاں پاوندیاں نیں"
(یعنی شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں)

سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب بڑے خوش مزاج آدمی تھے۔ وہ مذاق میں دیہاتی لڑکے سے کہتے تھے کہ "میں کبھی تمہارے گھر آؤں گا"۔

اتفاق سے ایک دن ہیڈ ماسٹر صاحب دیہاتی لڑکے کے گاؤں میں جا نکلے۔ رات ہو رہی تھی۔ آپ نے اسی لڑکے کے ہاں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے دروازے پہ دستک دی۔ لڑکے نے اچانک ماسٹر جی کو گھر کے دروازے پہ دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے چکرا گیا۔

یہ نہیں کہ چھوٹا چوہدری (دیہاتی لڑکا) یا اس کے گھر والے مہمان نواز نہ تھے۔ انہیں صرف اور صرف اس بات کا خوف تھا کہ ان کی مہمان نوازی کہیں ہیڈ ماسٹر صاحب کو پسند بھی آئے گی یا نہیں

بہرحال انہوں نے اپنی تواضع کی ابتدا کی انہیں فرش پہ بٹھانے کی بجائے چھوٹے چوہدری نے ان کے لئے رنگینی چارپائی بچھا دی۔"

میں حیران ہو کر بولا۔ "ابا جان۔ ان میں اتنی عقل نہ تھی کہ انہیں کرسی دیتے؟"

ابا جان نے کہا۔ "بیٹا عقل تو تھی۔ مگر کرسی نہ تھی۔"

میں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اگر کرسی نہ تھی تو چوہدری کس بات کے تھے؟"

ابا جان نے کہا۔ "ایک تو وہ چوہدری ذرا چھوٹی قسم کے تھے اور دوسرے گاؤں میں چوہدری پن کی پیمائش کرسیوں سے نہیں کی جاتی۔"

"پھر گاؤں کا حجام ماسٹر صاحب کے پاؤں دبانے لگا۔ ایک لڑکے کو دوڑایا گیا کہ ان کے لئے تازہ مکھن کے پیڑے بھنوا کر لائے۔"

ماسٹر صاحب نے یہ سن کر کہا کہ "یہ تکلیف نہ کریں۔ ہو سکے تو ایک پیالی چائے پلا دیں۔ ذرا سردی بھی ہے۔"

میں نے کہا۔ "بات تو ٹھیک تھی۔ وقت جو چائے کا تھا۔"

ابا جان نے کہا۔ "بات تو ٹھیک تھی بشرطیکہ ان کے گھر چائے ہوتی۔"

"انہوں نے کافی وقت سے دودھ لیے حکیم صاحب کے ہاں سے پتی منگوائی اور بنا دی لیکن وہ کامیاب چائے نہ تھی۔ لیتی چائے کی لسی تھی۔ ماسٹر جی نے ایک گھونٹ پیا اور پیالی رکھ دی۔"

میں نے کہا۔ "تو چوہدری شرم سے غرق نہ ہو گیا؟"

ابا جان نے کہا۔ "نہیں ایسا نہیں ہوا۔ البتہ چوہدری کو اس بات کا بہت رنج ہوا کہ ماسٹر جی کی فرمائش پوری نہ کی جا سکی۔"

"رات کو ماسٹر جی کے لئے لیٹر لگایا گیا۔ چوہدری نے ان کے لئے اکلوتی ریشمی رضائی نکلوائی اور سفید جھالر والا تکیہ بھی جس پر بارہ سنگھے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ صبح ہوئی تو ماسٹر جی اطمینان سے جاگے پہلے انہیں ہرے بھرے کھیتوں کی سیر کرائی گئی۔ پھر انہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے غسل کیا۔"

میں نے کہا۔" انھوں نے غسل بھی ٹھیک ہی لیا ہوگا۔ کیا ہوگا۔"

ابا جان نے کہا۔" نہیں بیٹے۔ ٹھیک نہیں لیا۔ مسجد میں۔"

"مسجد میں؟" میں نے حیرت سے کہا۔

ابا جان نے جواب دیا۔" بھئی گاؤں میں اکثر لوگ غسل خانے میں نہاتے ہیں اور کسی کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔"

میں کان پر ہاتھ رکھ کر بولا۔" خدا اس دیہاتی زندگی سے بچائے۔"

پھر میں نے ابا جان سے پوچھا۔" ماسٹر جی کا کیا بنا؟"

"بنا یہ کہ ماسٹر جی نے ناشتہ کیا اور پھر رخصت ہو گئے۔" ابا جان نے جواب دیا۔

"ناشتہ؟" میں نے پوچھا۔" تو چوہدری کے گھر کارن فلیکس تھے؟"

"کارن فلیکس تو نہ تھے البتہ جو دال دلیا تھا غریب نے حاضر کر دیا۔" ابا جان بولے۔

"ابا جان! اس کے بعد چھوٹا چوہدری تو بیچارا کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہا ہوگا۔" میں نے کہا۔

"نہیں بیٹا۔" ابا جان بولے۔" سکول تو وہ اسی منہ کے ساتھ گیا اور شہری لڑکوں نے اس سے کچھ مذاق بھی کیا۔ مگر وہ مگن رہا۔"

میں نے کہا۔" چوہدری کی جگہ میں ہوتا تو شرم سے مر ہی جاتا۔"

"مگر چوہدری جیتا رہا۔" ابا جان کہتے رہے "بلکہ خاموشی سے پڑھتا بھی رہا اور آخر میٹرک پاس کر کے لاہور کالج میں چلا گیا۔ کالج میں اچھے نمبروں سے پاس ہو کر جیسا کہ ان لوگوں کا دستور تھا۔ فوج میں بھرتی ہو گیا۔"

"تو پھر آپ اسے جانتے ہوں گے۔ کیا وہ آپ کے ماتحت کام کرتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ماتحت تو نہیں مگر جانتا ضرور ہوں۔"

"تو ابا جان بلائیے ناں چھوٹے چوہدری کو کبھی۔ ہم بھی اسے دیکھیں گے۔"

"پھر آؤ! ملواتا ہے!" اور یہ کہہ کر ابا جان نے میری طرف بازو پھیلا دیئے۔ میں ایک لمحے کے لئے مبہوت کھڑا ابا جان کو دیکھتا رہا اور پھر یہ کہہ کر لپٹ گیا۔" آپ ابا جان؟"

ابا جان نے کہا۔" میں ہی وہ دیہاتی لڑکا اور چھوٹا چوہدری ہوں۔ جسے دوسرے لڑکے چھیڑا کرتے تھے۔"

یہ کہانی سن کر میں نے اپنے نوکر سے معافی مانگ لی اور پھر اسے کبھی دیہاتی یا گنوار نہیں کہا۔ کیونکہ اگر میں اسے دیہاتی کہتا تو مجھے خود شرمندگی ہوتی۔"

••

.....

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ

(ادارہ تشحیذ الاذہان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہانت کی سیڑھی

★

محمد الیاس منیر جامعہ احمدیہ ربوہ

عربی سے ترجمہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک غریب مگر ذہین "نومی" نامی درزی رہا کرتا تھا۔ وہ بڑی محنت سے کچھ پیسے کما کر اپنا پیٹ پالتا تھا۔

ایک دن وہ اپنی دوکان پہ بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اتفاقاً ایک شہد بیچنے والا اُدھر آنکلا۔ اس سے درزی نے تھوڑا سا شہد خریدا اور دوپہر کے لئے جو روٹی وہ لایا تھا اسے اس پر رکھ کر کام میں مشغول ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے دیکھا کہ باوجود بار بار ہٹانے کے مکھیاں شہد پر بیٹھنے سے باز نہیں آرہیں تو اس نے اپنا پنکھا اٹھا کر اُن پر مارا۔ جس سے سات مکھیاں مرگئیں۔ اس واقعہ پر وہ بڑا خوش ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنی پیٹی (BELT) پر بھی لکھ دیا کہ "ایک وار میں سات قتل"۔

اب وہ جہاں جاتا لوگ اس کی شجاعت کی داد دیتے اور خوب آؤ بھگت کرتے۔ ایک دن اسے خیال آیا کہ اب یہ بات یہاں تو پرانی ہو چکی ہے چلو کسی دوسرے شہر چلتے ہیں۔ جہاں لوگوں کے لئے یہ بات نئی ہو۔

اسی خیال سے اُس نے اپنا تھیلا تیار کیا۔ جس میں زادِ راہ کے طور پر ایک پنیر کا ٹکڑا بھی تھا اور نامعلوم منزل کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اسے ایک چڑیا نظر آئی۔ اس نے اسے بھی پکڑ کر تھیلے میں محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد اچانک وہ ایک جنگل میں پہنچ گیا۔ جہاں اسے ایک دیو نے دیکھ کر بڑی حقارت سے پوچھا۔

"ابے! تم کون ہو؟ یہاں کس لئے آئے ہو؟"

اس پہ نومی ہنسا اور کہنے لگا۔

"بھئی جانتے ہو نہیں کون ہوں؟ دیکھو میری پیٹی پہ کیا لکھا ہوا ہے!"

اس کی پیٹی پہ لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر دیو سہم گیا اور کہنے لگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے تم اگر اتنے ہی بہادر ہو تو لو اس پتھر کی طرح تم بھی کوئی پتھر توڑ کر دکھاؤ جس طرح میں توڑتا ہوں۔"

دیو نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دبایا اور اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔ اس پر نومی نے فوراً" پنیر کا ٹکڑا تھیلے سے نکالا اور اسے نچوڑ کر کہنے لگا۔

"لو تم نے تو پتھر کو صرف توڑا ہے اور میں نے پتھر کا پانی بھی نکال دیا۔"

اس پر دیو بہت حیران و پریشان ہو گیا۔ کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اب اس نے ایک پتھر فضا میں پھینکا جو کافی دیر بعد زمین پر واپس آیا۔ اور کہنے لگا۔ "اتنا اونچا کوئی پتھر پھینک کر تو دکھاؤ"

اس پر نومی نے اپنے تھیلے سے چڑیا نکالی اور اسے فضا میں چھوڑ دیا جو پتھر کی طرح زمین پر بہت انتظار کرنے کے بعد بھی واپس نہ آئی۔

اب تو دیو نومی کی بہادری، شہ زوری اور مہارت کا زبردست قائل ہو گیا۔ اس کے بعد دیو نے نومی کو اپنے گھر چلنے کی دعوت دی جسے نومی نے فوراً" قبول کر لیا اور اس کے ساتھ ہو لیا۔ راستے میں دیو نے نومی سے جڑ سمیت اکھڑا ہوا درخت گھر تک لے جانے کے لئے مدد چاہی۔ جس پر نومی کہنے لگا آپ اس کا اگلا حصہ (یعنی شاخوں والا) اٹھا لیجئے میں پچھلا حصہ (یعنی شاخوں والا) اٹھا لیتا ہوں۔ چنانچہ دیو نے اس درخت کے تنے کو اٹھایا اور چل پڑا اور نومی صاحب نے چھلانگ لگائی اور درخت کی شاخوں میں جا گھسے اور مزے سے جھولے جھولتے دیو کے گھر پہنچے۔ دیو نے ابھی درخت گاتا اپنے کندھے سے اتارا ہی تھا کہ نومی فوراً چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا اور ہنستے ہوئے دیو سے کہنے لگا۔

"مجھے تو ذرہ برابر بھی تھکاوٹ نہیں ہوئی لیکن آپ تو اس طرح سانس لے رہے ہیں گویا کوہ ہمالیہ کی چوٹی سر کی ہو۔"

اس پر دیو از حد متعجب ہوا اور اس کے بعد اس نے اپنے بھائی کے ساتھ مل کر نومی کے قتل کا منصوبہ بنایا۔

اس منصوبے کا کسی طرح نومی کو بھی پتہ لگ گیا۔ جناب اس نے کیا کیا کہ جب وہ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں سونے کے لئے گیا تو بجائے چارپائی کے اوپر سونے کے نیچے گھس گیا۔ جب رات بارہ بجے کے قریب دونوں دیو کمرے میں آئے تو اندھیرے میں اس کی چارپائی پر چاقو اور ڈنڈے مار مار کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد خاموشی سے نومی وہاں سے اٹھ کر جنگل کی طرف چلا گیا

صبح ہوئی اور دونوں دیو جب خوشی خوشی نومی کی لاش دیکھنے آئے تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ نہ وہاں نومی تھا نہ اس کی نعش تھی۔ جس سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہوئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ کوئی جن ہے،

ادھر نومی صاحب چلتے چلتے ایک محل کے نزدیک پہنچ گئے۔ ایک سڑک کے کنارے درخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سائے میں رات کی نیند پوری کرنے لگے۔ لوگ گزرتے وقت اس کی پیٹھ پہ لکھی ہوئی تحریر پڑھتے اور تعجب کرتے چنانچہ انہی میں سے کسی نے اس کی آمد کی اطلاع بادشاہ کو بھی دے دی۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے فوراً دربار میں طلب کیا اور اس سے اس کے حالات سُنے اور بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد بادشاہ نے اسے کہا

"میں اپنے دو دشمنوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں اگر تم میرے اس پروگرام کو کامیابی سے تکمیل تک پہنچا سکتے ہو تو میرا ایک لشکر تمہارے ساتھ جائے گا۔ تا تمہاری مدد کر سکے۔"

اس پر نومی نے دشمنوں کے متعلق استفسار کیا۔ جب اسے علم ہوا کہ یہ وہی دیو ہیں تو کہنے لگا "انہیں ہلاک کرنے کے لئے تو میں اکیلا ہی کافی ہوں۔ لیکن بادشاہ کے اصرار پر ایک بڑے لشکر کے ساتھ وہ اگلے ہی روز اپنی مہم پر روانہ ہو گیا۔ اس نے جنگل میں ایک جگہ اپنے لشکر کو ٹھہرنے کی ہدایت کی اور خود رات کے اندھیرے سے پہلے ہی وہ اکیلا ان کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ گھر کے سامنے پہنچ کر اس نے دیکھا کہ دونوں دیو ایک درخت کے نیچے گہری نیند سو رہے ہیں۔ تو اس نے اپنے تھیلے میں پتھر بھر لئے اور اسی درخت کی شاخوں میں چھپ گیا۔ اس نے ایک دیو کو پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ دیو اس اچانک حادثے پر ہڑبڑا کر اٹھا اور اپنے بھائی کو کوسنے لگا۔ اس کے بھائی نے سمجھا یا کہ بھئی میں تو سویا ہوا تھا مجھے کوئی خبر نہیں ہے تجھے تو ویسے ہی وہم ہے۔" اس تسلی سے وہ پھر سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد نومی نے دوسرے دیو پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ جس پر اس نے سمجھا کہ اب میرا بھائی مجھ سے بدلہ لے رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا اور لگا اپنے بھائی پہ گھونسوں کی بارش کرنے جس کے جواب میں اس کے بھائی نے بھی لڑنا شروع کر دیا۔ چنانچہ وہ لڑتے لڑتے تھک گئے اور پھر سو گئے۔

اُدھر نومی صاحب نے تھوڑی دیر بعد پھر دونوں پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے جس سے دونوں کو ایک دوسرے پر سخت غصہ آیا اور آپس میں بُری طرح لڑنے لگے اور نتیجہ ان دونوں کی ہلاکت کی صورت میں نکلا۔

اب نومی خوشی خوشی اپنے لشکر کے پاس واپس آیا اور کچھ سپاہیوں کو ان دونوں دیوؤں کی نعشیں اٹھا کر لانے کا حکم دیا۔ اور وہ نعشیں بادشاہ کے سامنے ڈال دی گئیں۔ اس پہ بادشاہ بہت خوش ہوا اور نومی کے اس عظیم کارنامے کی وجہ سے اس نے اپنی اکلوتی شہزادی کی شادی اسی سے کر دی۔

تو پیارے بچو! اس طرح نومی ذہانت کی سیڑھی پہ آہستہ آہستہ چڑھتا رہا اور آخر کار ایک عظیم حیثیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

پیارے بچو! جنوں اور دیوؤں کے ہم قائل نہیں۔ عربی کی اس قدیم کہانی میں یہ سبق ہے کہ ذہانت ایک عظیم طاقت ہے جس سے کام لے کر انسان فلاح و کامرانی حاصل کرتا ہے۔"

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

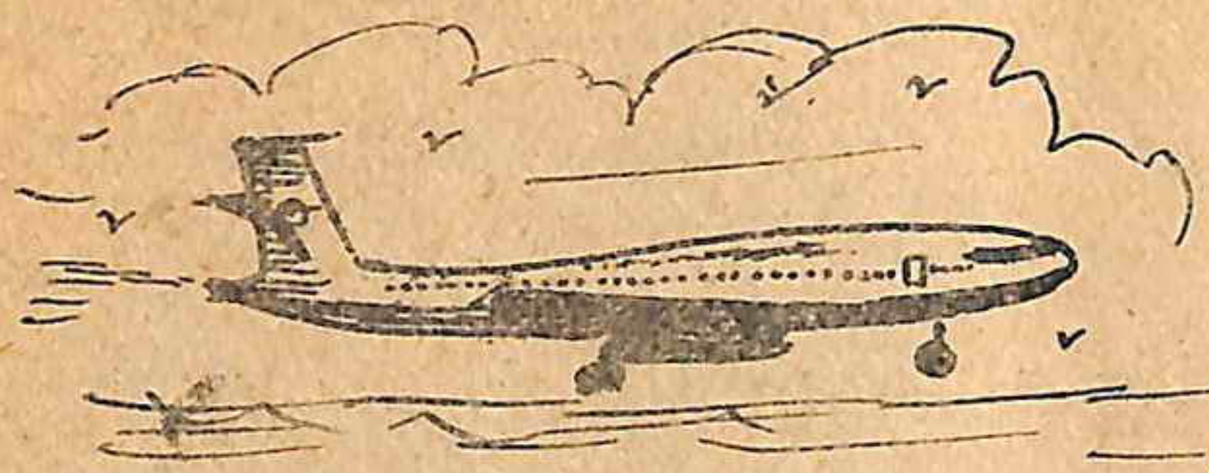

فوزیہ افتخار۔ ممتاز آباد۔ ملتان

اور ..... انہوں نے توبہ کرلی

ہمارے ایا سبان کے ایک دوست تمبا کو کا کاروبار کرتے ہیں۔ بڑے سادہ لوح ہیں۔ پچھلے دنوں وہ کراچی گئے وہاں انھوں نے تمباکو خریدا اور ۸ ہزار روپے منافع کمایا۔ انھوں نے سوچا۔ چلو! اس مرتبہ ہوائی جہاز کے ذریعہ ملتان چلتے ہیں۔

انھوں نے پہلے کبھی ہوائی جہاز کا سفر نہیں کیا تھا۔ وہ ہوائی اڈے پر پہنچے تو ایک فیشن ایبل آدمی سے پوچھا۔

"ٹکٹ کہاں سے خریدتے ہیں؟"

اس نے بڑی بے باکی سے جواب دیا۔ "جناب جس شخص نے دھوتی پہنی ہوا سے تو ہوائی جہاز میں بیٹھنے ہی نہیں دیتے"

انھوں نے اس آدمی کی بات کی پرواہ نہ کی اور ایک دوسرے آدمی سے پوچھا۔ اس نے بتادیا کہ "وہ سامنے ٹکٹ گھر ہے وہاں سے ٹکٹ لے کر سیٹ بک کرالیں۔ چنانچہ انہوں نے کرایہ ادا کرکے ٹکٹ خرید لیا اور پوچھا۔ "اب کیا کروں؟"

بکنگ کلرک نے کہا۔ "اس راستے سے نکل جائیں آگے بائیں جانب انتظار گاہ ہے وہاں بیٹھ جائیں"

وہ صاحب وہاں جاکر بیٹھ گئے اور کھڑکی سے باہر جھانکنے لگے۔ انھوں نے دیکھا کہ کئی ہوائی جہاز آئے، مسافر سوار ہوئے اور پرواز کر گئے وہ بہت فکرمند ہوئے۔ پھر کسی آدمی سے پوچھا۔

"ملتان جانے والا ہوائی جہاز کب آئے گا؟"

جب انھوں نے بتایا کہ "رات کے دو بجے آئے گا"۔ تو انھیں یہ جان کر بڑی کوفت ہوئی کہ ابھی شام کے چار بجے تھے۔ بہت پریشان ہوئے کہ اتنی دیر کیسے انتظار کیا جائے۔ پھر انھیں یہ بھی فکر تھی کہ میں نے دھوتی پہنی ہوئی ہے نامعلوم مجھے ہوائی جہاز پر بیٹھنے بھی دیں گے یا نہیں۔ خدا خدا کرکے جب دو بج کر دس منٹ ہوئے تو اعلان ہوا کہ ملتان جانے والا ہوائی جہاز آرہا ہے۔ مسافر تیار ہو جائیں وہ جلدی سے تیار ہو گئے اور انتظار گاہ سے باہر نکل آئے۔ جب وہ سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے تو بڑے پریشان تھے کہ میں نے دھوتی پہنی ہوئی ہے پتہ نہیں کیا ہوگا۔

خیر جب ہوائی جہاز میں بیٹھ گئے تو بڑے خوش ہوئے کہ کسی نے نہیں پوچھا۔ پرواز کے دوران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ائر ہوسٹس ان کے قریب آئی۔ اور ان سے پوچھا۔ "جناب آپ کون سا سگریٹ نوش فرمائیں گے؟" کہنے لگے۔ "کے ٹو!"

"یہاں کے ٹو۔ وے ٹو کوئی نہیں ہے۔" ائر ہوسٹس نے جواب دیا۔ "اس ٹرے میں سے کوئی اٹھائیں"۔ انھوں نے سب کے سب اٹھا کر اپنی دھوتی میں باندھ لئے۔

ابھی ۲۰۔ ۲۵ منٹ نہ ہوئے تھے کہ ہوائی جہاز ملتان ائرپورٹ پر آکر رک گیا۔ ان سے کہا گیا کہ "نیچے اتر جائیے!" تو انھوں نے سمجھا کہ شاید ہمیں نے دھوتی پہن رکھی ہے اس لئے مجھے اترنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اترنے سے انکار کر دیا لوگوں نے پوچھا۔ "کہاں جانا ہے؟" کہنے لگے۔ "ملتان"

سب نے کہا کہ "ملتان تو آگیا ہے"۔

تب جا کر انہیں تسلی ہوئی اور وہ نیچے اتر آئے۔ ٹکٹ خریدنے اور سیٹ بک کرانے، دھوتی کی وجہ سے لوگوں کے عجیب نظروں سے دیکھنے اور انتظار گاہ میں دس دس بارہ بارہ گھنٹے کی کوفت نے ان پر ایسا اثر کیا کہ انھوں نے تہیہ کر لیا ہے کہ آئندہ چاہے آٹھ چھوڑ دس ہزار روپیہ بھی منافع ہو۔ میں ہوائی جہاز میں سفر نہیں کروں گا۔ اور انھوں نے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کر لی۔ ●

انصاف کمپنی رجسٹرڈ کمیشن ایجنٹس

چنے سفید چری اور مرچ کنزی

کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں

ہماری خدمات حاصل کریں

انصاف کمپنی رجسٹرڈ

پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور

(فون نمبر ۹۲۶)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و احمدی نرخوں پر

خریدنے کیلئے:

الاسلام

سائنٹیفک سلوشنز

گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

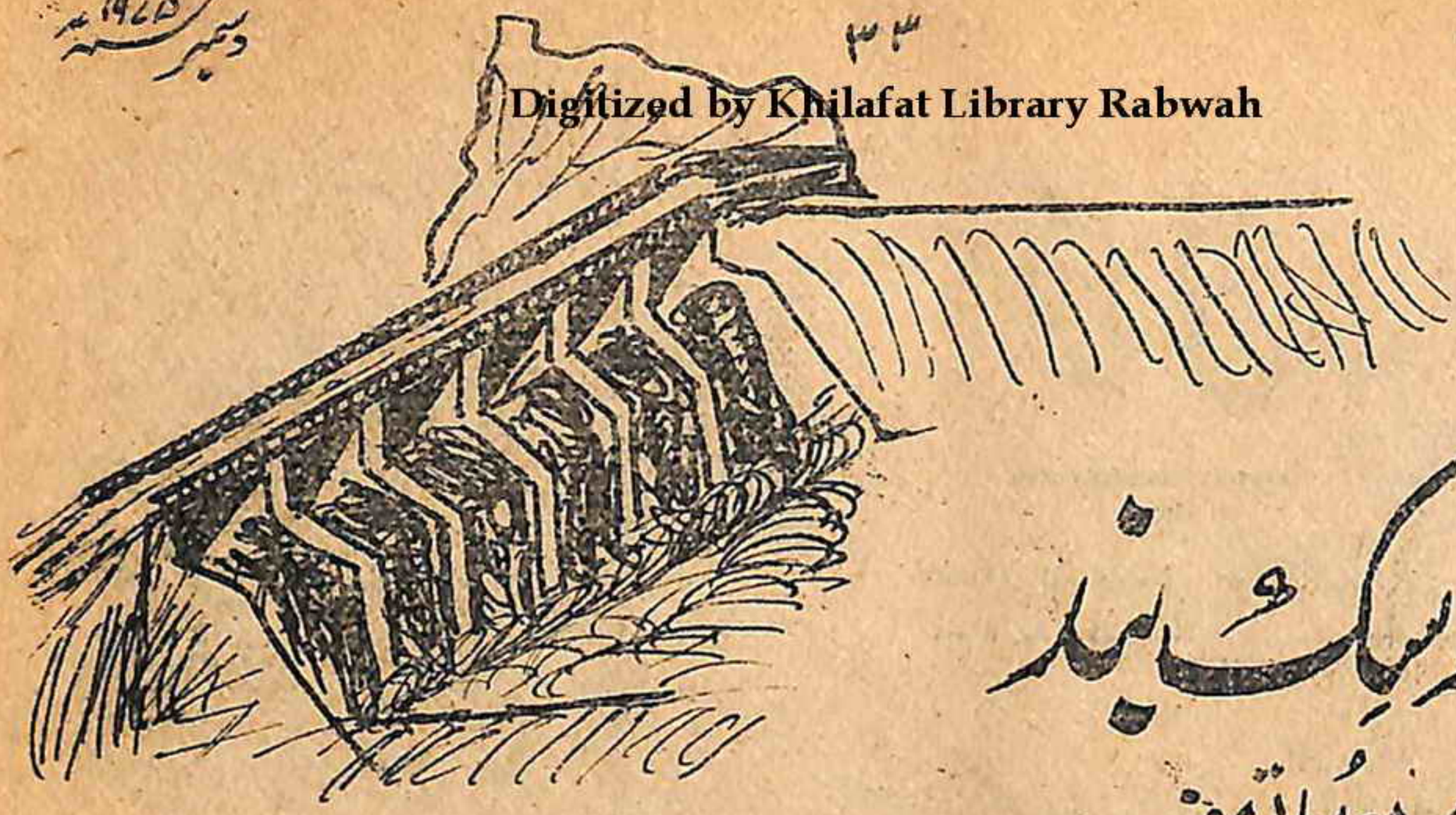

وارسک بند

(ایک معلوماتی مضمون)

جناب اسلام الحق شاد - بدین (سندھ)

وارسک بند ۱۹۶۰ء میں مکمل ہوا۔ دریائے کابل پر ۲۵۰ فٹ بلند بند بنایا گیا ہے۔ پہلی دفعہ ایلن پیمائش (سروئیرز) نے وارسک کا معائنہ ۱۹۴۹ء میں کیا۔ ان کی رپورٹ نے یہ ظاہر کیا کہ وارسک ایک ایسے بند کے لئے موزوں ہے جو بہت سی مقداروں میں بجلی مہیا کرے گا۔ اور آبپاشی کے لئے بہت سا پانی جمع کرے گا۔

۱۹۵۰ء میں پاکستان نے وارسک ڈیم بنانے میں مدد دینے کے لئے کینیڈا کو رضامند کر لیا۔ انہوں نے ڈیم کی تعمیر پر خرچ ہونے والی رقم کا ایک حصہ دینے اور کام میں مدد دینے کے لئے ماہرین بھیجنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے مدد کا وعدہ کولمبو پلان کے ماتحت کیا جس کا مقصد دولت مشترکہ کے ممبروں کو ایک دوسرے کی مدد کرنے میں حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ۱۹۵۵ء میں کینیڈا کے ماہرین اور انجینئر پاکستان پہنچنے لگے۔ بڑے بند کی تعمیر کا کام شروع ہونے سے پہلے ۱۷۰۰ فٹ لمبی سرنگ بنائی گئی۔ جب سرنگ تیار ہو گئی تو دریا کے آر پار مٹی اور پتھر کے عارضی بند بڑے بند کی جائے وقوع کے اوپر نیچے بنائے گئے۔

۱۹۵۶ء میں دریا کا پانی اس سرنگ میں بڑے بند کی جائے وقوع کے ارد گرد بہنے لگا۔ وہ پانی جو دو عارضی بندوں کے درمیان رہ گیا تھا۔ خارج کر دیا گیا۔ جب دریا کی گزرگاہ سوکھ گئی تو بڑے بند کی بنیاد میں نالی گیٹ۔ بڑا بند کنکریٹ کا بنا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد میں اور اطراف ایک بڑی سخت چٹان کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ ملا دی گئی ہیں بند کی تعمیر میں تقریباً ۵,۰۰,۰۰۰ ٹن کنکریٹ استعمال کی گئی تھی اور تعمیر کا کام شروع کرنے سے پہلے ۷,۴۳,۰۰۰ ٹن مٹی ہٹانی پڑی تھی۔ بند ۶۵۰ فٹ لمبا اور اس کا نچلا حصہ ۷۱۱ فٹ موٹا ہے۔ بند کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوٹی پر جو ۸۴ فٹ چوڑی ہے
ایک سڑک بنائی گئی ہے۔ بند
کے وسط میں ایک راستہ ہے
یہاں انجینئرز وہ تمام نقائص
معلوم کر لیا کریں گے جو بند میں
وقتاً فوقتاً پڑیں گے۔ بند
کے نیچے ایک بڑی جھیل بنائی
گئی ہے۔ اس جھیل کی لمبائی
پچیس میل، چوڑائی ۱۰۰۰ گز
اور اس کی گہرائی ۱۵۰ فٹ سے
زیادہ ہے۔ دریا کے دائیں کنارے
پر ایک "طاقت کی سرنگ"
بنائی گئی ہے اس سرنگ سے
بہنے والا پانی چار جنریٹر چلاتا
ہے جس سے ۱۶۰،۰۰۰ کلوواٹ
بجلی پیدا کرتے ہیں ۱۰،۰۰۰ سے
زائد پاکستانیوں اور کینیڈا کے
۱۵۰ آدمیوں نے بند کی تعمیر کے
لئے پانچ سال تک کام کیا اور
اس کی تعمیر پر پاکستان اور
کینیڈا کی حکومتوں کا بتیس کروڑ
روپے سے بھی زیادہ سرمایہ
صرف ہوا۔

○

لڑائی

ضیاء اللہ مبشر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

انور سرور تھے دو بھائی
ہو گئی ان میں مار کٹائی

انور بولا ہمت تیرے کی
مارا گھونسا چپت لگائی

سرور کو اب چڑھ گیا غصہ
اس نے بھی اک چھڑی اٹھائی

انور بھاگا آگے آگے
سرور نے بھی دوڑ لگائی

ابا نے جب یہ منظر دیکھا
بس پھر کیا تھا شامت آئی

دونوں کو مرغا بنوایا
سر پر ان کی دھری تپائی

پھر غصے میں ڈانٹ کے بولے
تم ہو سب شیطان کے بھائی

جلدی بولو مرغ کی بولی
ورنہ میں نے چھڑی اٹھائی

پہلے انور پھر سرور نے
"کُکڑوں کوں" کی صدا لگائی

پاس کھڑی تھی ننھی منیا
اس نے ان کی ہنسی اڑائی

امی نے اسے کان سے پکڑا
تو اس کی بھی شامت آئی

ضیا کی ہے تم سے یہ نصیحت
کبھی نہ کرنا بھائیو! لڑائی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی نظم

اریب

سمندر کے نیچے.....

سمندر کی گہرائیوں میں جانے کے لئے خاص قسم کے لباس اور سانس لینے کے لئے ہوائی آلات کی ضرورت پڑتی ہے۔ زیادہ گہرا اترنے کے لئے ایک خاص قسم کا غوطہ خور فولادی چیمبر ایجاد کیا گیا تھا تاکہ پانی کے زبردست دباؤ کا مقابلہ کیا جاسکے فولاد کی بجائے خاص قسم کی دھات "الیکٹرون" استعمال کی جاتی ہے۔ سمندر میں خاص گہرائی سے نیچے جائیں تو سمندر کا پانی بجائے اوپر اٹھنے کے کسی چیز کو نیچے دباتا ہے جوں جوں نیچے جائیں دباؤ بڑھتا جاتا ہے۔ بحری خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا چارج اپنے ساتھ رکھنا پڑتا ہے۔ جب خطرہ محسوس ہو تو اس چارج سے مدد لیتے ہیں۔

تھوڑی سے گہرائی کے بعد سمندر اس قدر تاریک ہو جاتا ہے کہ سورج کی ایک کرن بھی وہاں نہیں جاتی۔ اس لئے سمندری جانداروں اور دوسری چیزیں دیکھنے کے لئے برقی روشنی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ چیمبر میں آکسیجن بہم پہنچانے اور گندی گیس ضائع کرنے کا انتظام لازمی ہے سطح سمندر سے ٹیلیفون کے ذریعہ غوطہ خور سے رابطہ گفتگو قائم رکھا جاتا ہے

غوطہ خور چیمبر سے باہر دیکھنے کے لئے مناسب شیشہ وغیرہ کی کھڑکیوں کا انتظام کرنا لازمی ہوتا ہے اگر خدانخواستہ ذرا بھی بے احتیاطی ہو جائے یا شیشہ ٹوٹ جائے اور پانی چیمبر میں داخل ہو جائے تو مشاہدہ کرنے والا فوراً ختم ہو سکتا ہے۔

سمندر میں عجیب و غریب جانور نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر ولیم بیب جس نے سمندر کی گہرائیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اتر کر بہت کچھ معلومات حاصل کیں کوئی نصف میل گہرائی کے متعلق مشاہدات یوں لکھتا ہے :-

"اتنی گہرائی (آدھ میل) پر بیشتر چھوٹی لمبی مچھلیاں عام ہیں۔ جو حیرت کے عالم میں برقی روشنی کو کاٹتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ روشنی گل ہونے پر کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ تاریکی ہی تاریکی تھی۔ لیکن اس اندھیرے میں کبھی کبھی روشنی کی ایک کرن نظر آجاتی تھی جو بعض مچھلیوں کے جسم سے نکلتی تھی۔ خدا نے بعض سمندری جانوروں میں یہ صفت رکھی ہے کہ وہ شکار کرنے کے لئے حسب ضرورت روشنی پیدا کر لیتے ہیں۔ بعض دفعہ جانور اس روشنی کی مدد سے راہ تلاش کرتے ہیں۔"

وہیل مچھلی کہ جو دنیا کا سب سے بڑا جانور ہے۔ گہرے پانی میں رہتی ہے یہ کوئی ساٹھ فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔

شارک مچھلیاں بھی بہت خوفناک ہوتی ہیں اور بھی کئی قسم کی مچھلیاں ملتی ہیں۔ سمندر کی تہہ پر لاکھوں قسم کی چھوٹی چھوٹی مخلوق چلتی پھرتی ہے۔ ان کا چلنا پھرنا اور اتنی گہری تاریکیوں میں اپنا راستہ تلاش کرنا قدرت کا عجیب کرشمہ ہے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے ارد گرد سخت خول پائے جاتے ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں ان کیڑوں کے جسم سے طرح طرح کے رنگوں کی مثلاً زرد، نیلی روشنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کہیں کہیں یہ کیڑے کافی تعداد میں سمندر کی سطح کے قریب بھی آجاتے ہیں۔ ان کے طرح طرح کے رنگوں کے وار سے عجیب سماں پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ رنگ برنگی روشنی ہر وقت ان کے جسم سے خارج ہوتی رہتی ہے۔

غرضیکہ سطح سمندر کے نیچے بھی طرح طرح کی مخلوقات پائی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر شاہد ناطق ہیں۔

(محمد عمر فاروق۔ بشیر آباد۔ سندھ)

..... میں مارا گیا

آج سے بہت عرصہ قبل کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں دو دوست مبارک اور قمر رہا کرتے تھے۔ دونوں کے گھر قریب قریب ہی واقع تھے۔ دونوں اپنا وقت اکٹھے ہی گزارا کرتے تھے۔ دونوں ہم عمر ہونے کے ساتھ ساتھ ہم جماعت بھی تھے۔ دونوں بظاہر بہت اچھے دوست تھے۔

ایک مرتبہ قمر کو کسی کام سے شہر جانے کی ضرورت پیش آئی۔ شہر ان کے گاؤں سے صرف تین میل دور تھا۔ قمر نے سوچا کیوں نہ اپنے ساتھ اپنے دوست مبارک کو بھی لے چلوں۔ اس خیال کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحت قمر مبارک کے گھر پہنچا اور کہا۔

"سنو یار مبارک! مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے شہر جانے کی ضرورت پیش آگئی ہے میرا خیال ہے کہ میرے ساتھ تم بھی چلو۔ اسی طرح وقت بھی جلد گزر جائے گا۔"

پہلے پہل تو مبارک نے اپنی عادت کے مطابق چوں چرا کی اور نہ جانے کے بہانے تراشنے لگا۔ مگر بالآخر قمر نے مبارک کو اپنے ساتھ چلنے پر رضامند کر ہی لیا۔

قمر اور مبارک اپنے مختصر سفر پر روانہ ہو گئے۔ دونوں باتیں کرتے چلے جا رہے تھے۔ ابھی انھوں نے مشکل سے کوئی ایک میل ہی طے کیا ہوگا کہ اچانک مبارک کی نگاہیں ایک تھیلی پر پڑیں۔ مبارک کی نظریں للچا گئیں۔ اس نے لپکتی اور لپکی قراری کے ملے جلے جذبات کے ساتھ جلدی سے تھیلی اٹھا کر دیکھی تو یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ وہ روپوں پیسوں اور ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی تھی۔

"ارے قمر! یہ دیکھو تو مجھے یہ تھیلی ملی ہے یہ ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی ہے۔"

قمر نے سن کر کہا۔

"ارے مبارک! تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تھیلی مجھے ملی۔ یوں مت کہو بلکہ یوں کہو کہ ہمیں تھیلی ملی۔ کیونکہ تمہارے ساتھ اس سفر میں میں بھی برابر کا شریک ہوں۔" یہ سنتے ہی مبارک آگ بگولا ہو گیا۔ اور بولا۔

"ہونہہ! تھیلی پر کیونکہ میری نظر پڑی ہے اس لئے تھیلی کا حقدار صرف اور صرف میں ہوں۔"

قمر بولا۔ "دیکھو مبارک! یہ درست نہیں" لیکن مبارک نے دوستی کی بھی پرواہ نہ کی۔ اور اکڑتے ہوئے بولا۔

"واہ میں اس میں سے تمہیں ایک دھیلا بھی نہیں دوں گا۔"

قمر نے کہا۔ "ہم اس میں سے آدھا آدھا بانٹ لیتے ہیں۔"

اتنے میں پیچھے سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ مبارک بولا۔

"سنو تو قمر! پیچھے جو آدمی آ رہے ہیں وہ کچھ کہہ رہے ہیں سنو تو ذرا"

کان لگا کر جو سنا تو دو آدمی آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا

"معلوم ہوتا ہے۔ اشرفیوں کی تھیلی کھو چکے ہیں۔"

یہ سنتے ہی مبارک کا تو گویا خون خشک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گیا۔ وہ ڈر اور خوف کے ملے جلے جذبات سے پیلا پڑ گیا اور بولا۔

"یار قمر اب تو ہم مارے گئے۔"

قمر یہ سن کر بولا۔

"ارے مبارک! تم نے یہ کیا کہا کہ ہم مارے گئے۔ یوں نہیں بلکہ کہو۔ "میں مارا گیا۔"

قمر کی یہ بات سن کر مبارک بہت شرمندہ ہوا

(مبارک احمد۔ ترگڑی)

مسلم بچوں کے کارنامے

مسلم بچوں نے تاریخ عالم کی جبین پر ایسے روشن۔ چمک دار اور خوب صورت نشان چھوڑے ہیں کہ انہیں پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ ہر زمانے میں جو کارنامے مسلم بچوں نے سرانجام دیئے وہ کسی اور قوم کے بچوں کے حصہ میں نہیں آئے۔ ماضی قریب ہو یا ماضی بعید اور خواہ زمانہ حال۔ مسلم بچے کبھی کمزور نہیں دکھائی دیئے۔ حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ کا واقعہ محض ایک قصہ نہیں بلکہ حقیقت ہے جو آج ہمیں راشد مہاس کے وجود میں بھی نظر آتی ہے۔

ابو جہل کفار کا ایک خطرناک ترین سپہ سالار تھا وہ ایک لشکرِ جرار لے کر ظاہری طور پر کم پایہ غریب نابود کرنے کے لئے میدان معلوم نہ تھا کہ معاذؓ جیسے کم عمر بچے اس کے لئے موت کے فرشتے ثابت ہوں گے

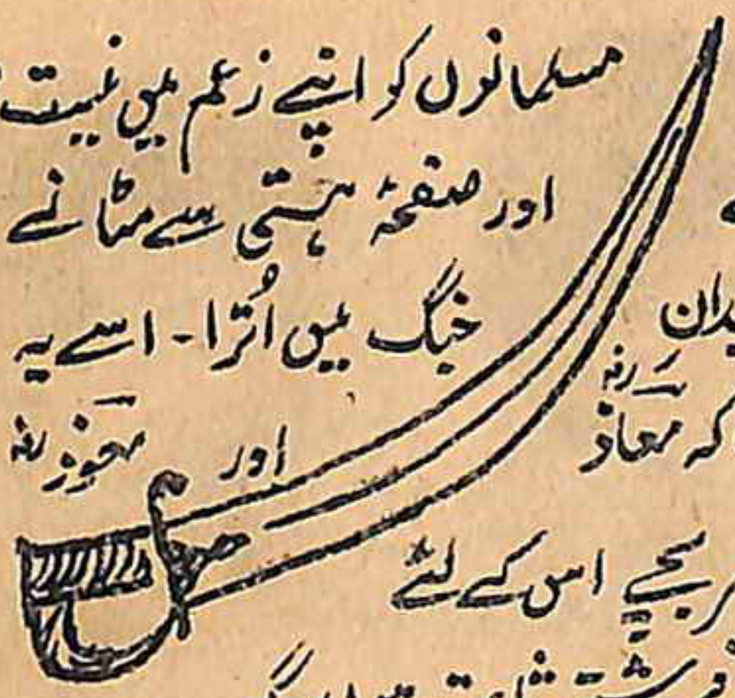

مسلمانوں کو اپنے زعم میں نیست و اور صفحۂ ہستی سے مٹانے جنگ میں اُترا۔ اسے یہ اور معوذؓ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جب اپنے دائیں بائیں جھانکا تو ایک طرف معاذؓ اور دوسری طرف معوذؓ کو پا کر دل میں یہ خیال کیا کہ میدانِ جنگ میں انسان کے دونوں بازو مضبوط ہونے چاہئیں ابھی آپ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ایک طرف سے کہنی لگی اور سوال کیا گیا کہ۔

"ابو جہل کدھر ہے؟"

ابھی آپ جواب نہ دینے پائے تھے کہ دوسری طرف سے بھی کہنی لگی اور وہی سوال ہوا جو کچھ ذرا پہلے اس کے بھائی نے کیا تھا۔

جواب ملنے کی دیر تھی کہ دونوں کم عمر مگر جواں ہمت، دونوں کمزور مگر شاہین صفت، دونوں ناتجربہ کار مگر جاں باز مجاہد عقابوں کی طرح جھپٹے اور پھر آنِ واحد میں بڑے بڑے جرنیلوں، جانباز صحابیوں نے ابو جہل کی ٹانگ یوں کٹتے دیکھی جیسے دور سے پتنگ۔ دوسرا وار ہوا، پھر تیسرا۔ عکرمہ آگے بڑھا۔ جرنیلوں نے اپنے سپہ سالار کو بچانے کی جان توڑ کوشش کی۔ مگر کم عمر مسلم بچوں کے سامنے کسی کی پیش نہ گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح محمد بن قاسم فاتح سندھ برصغیر میں اسلام کا بیج بونے والا جرنیل صرف سترہ برس کا تھا۔ اس کی ہمت و عظمت اور جانفشانی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ملک سے دُور اتنی کم عمری میں اس قدر عظیم مملکت سے ٹکر لینا اپنی مثال آپ ہے۔ یہ نوجوان قلعے پر قلعے فتح کرتا چلا گیا۔

(نصیر احمد۔ لائلپور)

لالچ بُری بلا ہے

پرانے زمانے کی بات ہے کہ کسی گاؤں میں دو میاں بیوی رہتے تھے ان کے کوئی اولاد نہ تھی وہ صبح سویرے جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرنے چلے جاتے اور شام کو بیچ کر روٹی کماتے۔ اسی طرح وقت گزرتا چلا گیا۔

ایک دن دوپہر کو بوڑھا گھر میں کسی کام میں مشغول تھا کہ اس کی نظر ایک بچھو پر پڑی جو زمین پر چل رہا تھا۔ بوڑھے نے اسے پکڑ کر ماچس کی ایک خالی ڈبیہ میں بند کر کے طاق میں رکھ دیا۔ اتفاق کی بات کہ اُسی رات ایک چور ان کے گھر میں آگھسا۔ میاں بیوی حسبِ معمول کوٹھے پر سو رہے تھے۔ اچانک جو آنکھ کھلی تو چور دیکھ کر حیران رہ گئے۔ بوڑھے میاں کو جو شرارت سوجھی تو اس نے اپنی بیوی سے اشارے سے پوچھا کہ

"وہ سونے کی انگوٹھی والی ڈبیہ کہاں ہے؟"

بیوی نے جواب دیا۔

"میں نے اسے فلاں طاق میں رکھ دیا تھا۔"

جب چور نے انگوٹھی کا نام سنا تو اس کی باچھیں کھل گئیں۔ اتنا کہہ کر دونوں میاں بیوی خاموش ہو گئے۔ جب چور نے اچھی طرح یقین کر لیا کہ اب گھر والے سو گئے ہیں تو چپکے سے دروازہ کھول کر سیدھا اسی طاق کی طرف گیا جس کے بارے میں اسے انگوٹھی کا علم ہوا تھا۔ اس نے ٹٹول کر ماچس کی ڈبیہ پکڑ لی۔ انگوٹھی پہننے کی غرض سے اس نے ڈبیہ کھولی تو اچانک بچھو نے ڈنگ مارا اور وہ اپنی غلطی پر بُری طرح پچھتایا۔ اس نے درد برداشت کرنے کی کوشش کی مگر پھر بھی اس کے منہ سے "سی۔ سی۔ سو۔ سو" کی آواز نکل آئی۔ بوڑھے میاں جو چھت پر بیٹھے تماشہ کی انتظار میں تھے بول اٹھے۔

"بھائی صاحب! ذرا اس انگوٹھی کو لعاب لگا دینا یہ مجھے بھی تنگ کرتی ہے۔"

چور اپنی غلطی پر سخت نادم ہوا اور بھاگ گیا۔ (ایمالیں نامی۔ بدوملہی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے چودہ سو سال قبل ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں ملک عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ہی کے ذریعہ اسلام جیسا کامل اور مکمل مذہب اور قرآن مجید ایسی کتاب ہمیں نصیب ہوئی۔ جس میں ہماری بھلائی اور بہتری کی باتیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی خوبیاں عطا کی گئی تھیں۔ آپ ہر لحاظ سے ہمارے لئے نمونہ ہیں اگر ہم آپ کے نقش قدم پر چلیں اور آپ کا اسوہ اختیار کریں تو خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ خوش ہوگا۔

اسلام کا حکم ہے کہ ہمیشہ سچ بولو۔ کبھی بھول کر بھی جھوٹ نہ بولو خواہ کتنے ہی نقصان کا اندیشہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے اسی وجہ سے لوگ آپ کو صادق یعنی سچا کہا کرتے تھے۔ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ لوگوں کو میرا پیغام سناؤ تو آپ ایک پہاڑی پر کھڑے ہو گئے اور لوگ بلائے جب سب لوگ جمع ہو گئے تو فرمایا۔

"اے لوگو اگر میں تم سے یہ کہوں کہ
اس پہاڑی کے پیچھے ایک لشکر چھپا ہوا
ہے جو عنقریب تم پر حملہ آور ہونے
والا ہے تو کیا تم میری بات پر یقین
کر لو گے؟"

سب لوگ یکزبان ہو کر بولے:

"ہم ضرور یقین کر لیں گے کیونکہ ہم نے
کبھی آپ کو جھوٹ بولتے نہیں سنا"

آپ کے پاس لوگ اپنی امانتیں رکھا کرتے تھے چونکہ آپ لوگوں کی امانتیں بچوں کی طرح لوٹا دیا کرتے تھے۔ لوگوں کو آپ پر اتنا اعتماد تھا کہ صادق کے علاوہ آپ کو "امین" بھی کہا کرتے تھے۔

مگر یہ لوگ دعویٰ نبوت کے بعد ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی گئے اور آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر بے حد ظلم کئے۔ مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر آپ مکہ سے ہجرت کرنے لگے تو اس وقت بھی لوگوں کی امانتیں آپ کے پاس موجود تھیں چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم آج رات یہاں ٹھہر جاؤ اور صبح لوگوں کو ان کی امانتیں واپس کر کے چلے آنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا بھی کرتے اسے ضرور پورا فرماتے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ سے کچھ سودا لیا اس کے پاس پیسے کم تھے چنانچہ اس نے آپ سے کہا کہ آپ اس درخت کے نیچے کھڑے ہو جائیں میں ابھی پیسے لے کر آتا ہوں۔ لیکن وہ گھر جا کر بھول گیا آپ تین دن تک وہیں کھڑے اس کا انتظار کرتے رہے۔ تیسرے روز اس شخص کا ادھر سے گزر ہوا۔ تو آپ کو وہاں کھڑے پایا۔ وہ بہت شرمندہ ہوا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار کر
رہا ہوں"

ہمیں بھی چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولیں۔ دیانتداری سے کام لیں اور وعدہ پورا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ (آمین!)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا مسکرائیے!

ایک سکھ کسی پردیس شہر میں گیا۔ ایک آدمی سے پوچھنے لگا۔ "بھئی ہوٹل کہاں ہے؟"

اس آدمی نے عدالت (کچہری) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہ ہے ہوٹل!"

سکھ ہوٹل میں جانے کی بجائے عدالت کے کمرہ میں جا گھسا۔ جج صاحب کہہ رہے تھے

"آرڈر۔ آرڈر!"

سکھ نے بے پروائی سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "آرڈر وارڈر کچھ نہیں بس ایک پانی کا گلاس اور ایک گرم گرم سموسہ لے آؤ!"

(افضال احمد ساجد۔ کوٹ احمدیہ سندھ)

استاد: (شاگرد سے) "تم دیر سے کیوں آئے؟"

شاگرد: رات کو میں دیر سے سویا اور پھر خواب میں دیکھا کہ کسی غیر ملک کا سفر کر رہا ہوں۔"

استاد: (دوسرے شاگرد سے) اور تم کیوں دیر سے آئے ہو؟"

دوسرا شاگرد: جناب میں ان کو ائرپورٹ پر چھوڑنے گیا تھا۔"

(انجم طارق۔ ہفتم بی۔ ربوہ)

ایک دن ملا نصر الدین کی بیوی نے ملا سے کہا۔ "ذرا پرے ہٹو!"

وہ فوراً گدھے پہ سوار ہو کر دو میل دور چلا گیا اور وہاں سے پیغام بھیجا۔

"اتنا کافی ہے یا اور ہٹوں؟"

ایک دن ملا نصر الدین گدھے پر سوار ہو کر بازار گئے اور سامان خریدا۔ جب واپس ہوئے تو سامان سر پر اور خود گدھے پر بیٹھے تھے۔ راستے میں لوگوں نے پوچھا۔ "ملا سامان سر پہ کیوں اٹھا رکھا ہے؟"

بولے۔ "میاں کچھ خدا کا خوف کرنا چاہیئے میں بھی گدھے پر بیٹھوں اور سامان بھی رکھوں۔ یہ تو بڑا ظلم ہے۔"

(عبد العلیم تصوّر۔ کنری پاک)

ایک صاحب کسی تقریب میں جانے کے لئے جلدی میں تھے اور وقت بہت تھوڑا تھا انہوں نے ایک دم گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو گھڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بند تھی۔ بہت پریشان ہوئے اور بجائے اس کے کہ وہ گھڑی بازار لے جاتے۔ خود ہی کھول لی۔ اور جب دیکھا تو اس میں ایک مری ہوئی مکھی چپٹی ہوئی تھی۔ وہ صاحب اور بھی زیادہ پریشان ہوئے اور کہنے لگے۔

"افسوس! اس کا تو ڈرائیور ہی مرگیا ہے!"

(وسیم احمد چیمہ۔ کوٹ احمدیہ)

ایک پسماندہ خاتون امریکی ریاست کے گورنر کے پاس گئی اور نہایت ادب سے درخواست کی۔

"جناب والا۔ میرا شوہر سزائے تید بھگت رہا ہے براہ کرم اُسے معاف کر دیجئے!"

گورنر نے دریافت کیا۔ "محترمہ آپ کا خاوند کس جرم میں گرفتار ہوا؟"

"گوشت چرانے کے جرم میں۔" عورت نے جواب دیا

گورنر نے پھر سوال کیا۔ "تمہارے ساتھ اس کا سلوک کیسا تھا؟"

"نہایت ظالمانہ جناب! ہر وقت مجھے مارتا پیٹتا رہتا تھا۔" عورت نے کہا۔

گورنر نے حیران ہو کر کہا۔ "پھر تم اُسے کیوں رہا کرانا چاہتی ہو؟"

عورت نے جواب دیا۔

"جناب ہمارے ہاں گوشت ختم ہو گیا ہے"

لائبریرین نے دیکھا کہ ایک صاحب روزانہ ایک ہی کتاب جاری کرواتے ہیں۔ اسے کھول کر دیکھتے ہیں اور ایک زوردار قہقہہ لگا کر کتاب بند کر کے لائبریرین کے حوالے کر دیتے ہیں۔

لائبریرین کو تجسس ہوا۔ وہ ایک دن کتاب ان صاحب کو دیتے ہی ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ ان صاحب نے کتاب کھول کر اپنی نظریں تصویر پر جما دیں۔ یہ ایک بیل اور لڑکے کی تصویر تھی۔ بیل لڑکے کا پیچھا کر رہا تھا۔

لائبریرین پوچھنے ہی والا تھا۔ کہ حضرت اس میں ہنسنے کی کون سی بات ہے؟ کہ ان صاحب نے لائبریرین کی موجودگی محسوس کر لی اور زوردار قہقہہ لگا کر بولے۔

"ہات تیرے کی۔ ذرا سا لڑکا اب تک تیرے قابو میں نہیں آیا۔"

(محیی الدین نافع۔ حیدرآباد)

فقیر: "بابا اللہ کے نام کا ایک پیسہ دیدو!"

بابو: "اللہ کے نام کا پیسہ کہاں سے دوں؟ میرے پاس تو حکومت کے نام کے پیسے ہیں۔"

(جلیل احمد۔ منیر احمد۔ گوجرہ)

"تشحیذ الاذہان کا آئندہ شمارہ سالنامہ ہوگا۔ انشاء اللہ"

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

مرتبہ: مظفر احمد منصور۔ نائب مدیر (ناصرات کے صفحات)

بہت سی ننھی بہنیں اپنے صفحات کے لئے دلچسپ مضمون۔ خانہ داری کے طریقے اور پھولوں کے نمونے بھجوانے لگی ہیں۔ اپنے پیارے رسالہ کے لئے آپ بھی کچھ لکھ کر جلد بھجوا دیجئے۔ پتہ یہ ہے۔

(مظفر احمد منصور (نائب مدیر ناصرات کے صفحات) مسجد احمدیہ "فضل" امین پور بازار لائلپور)

سوئیٹر کے لئے خوبصورت بیل

موسم سرما میں سویٹر وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ سویٹر بننے کا خوب صورت نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) اون سرخ و سفید اور سلائیاں ۱۲ نمبر کی لیں

(۲) نمونے کے لئے ۲۲ خانے ڈالئے۔ چار سلائیاں الٹی سیدھی بنانے کے بعد نمونہ شروع کیجئے۔

(۳) پہلی سلائی سیدھی۔ ۲ سفید ۴ سرخ ۲ سفید ۴ سرخ۔ ۲ سفید ۴ سرخ۔ ۲ سفید ۴ سرخ سلائیاں۔

(۴) دوسری الٹی سلائی۔ ۴ سرخ ۲ سفید۔ ۴ سرخ ۲ سفید۔ ۴ سرخ ۲ سفید اور ۴ سرخ ۲ سفید سلائیاں۔

(۵) تیسری سلائی سیدھی۔ ۳ سرخ ایک سفید ۲ سرخ ۱ سفید۔ ۲ سرخ ۱ سفید۔ ۲ سرخ ۱ سفید اور ۲ سرخ ۱ سفید سلائی۔

(۶) چوتھی الٹی سلائی۔ ۲ سفید ۴ سرخ۔ ۲ سفید ۴ سرخ۔ ۲ سفید ۴ سرخ۔ ۲ سفید اور ۲ سرخ سلائیاں

(۷) پانچویں سلائی سیدھی۔ ۲ سرخ ۲ سفید۔ ۴ سرخ ۲ سفید۔ ۴ سرخ ۲ سفید۔ ۴ سرخ اور ۲ سفید سلائیاں۔

(۸) چھٹی سلائی سیدھی۔ پوری سرخ بنائیے ایک خوبصورت بیل تیار ہو جائے گی۔

زاہدہ رحمٰن لائلپور

—★—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشنما گلے کا پھول

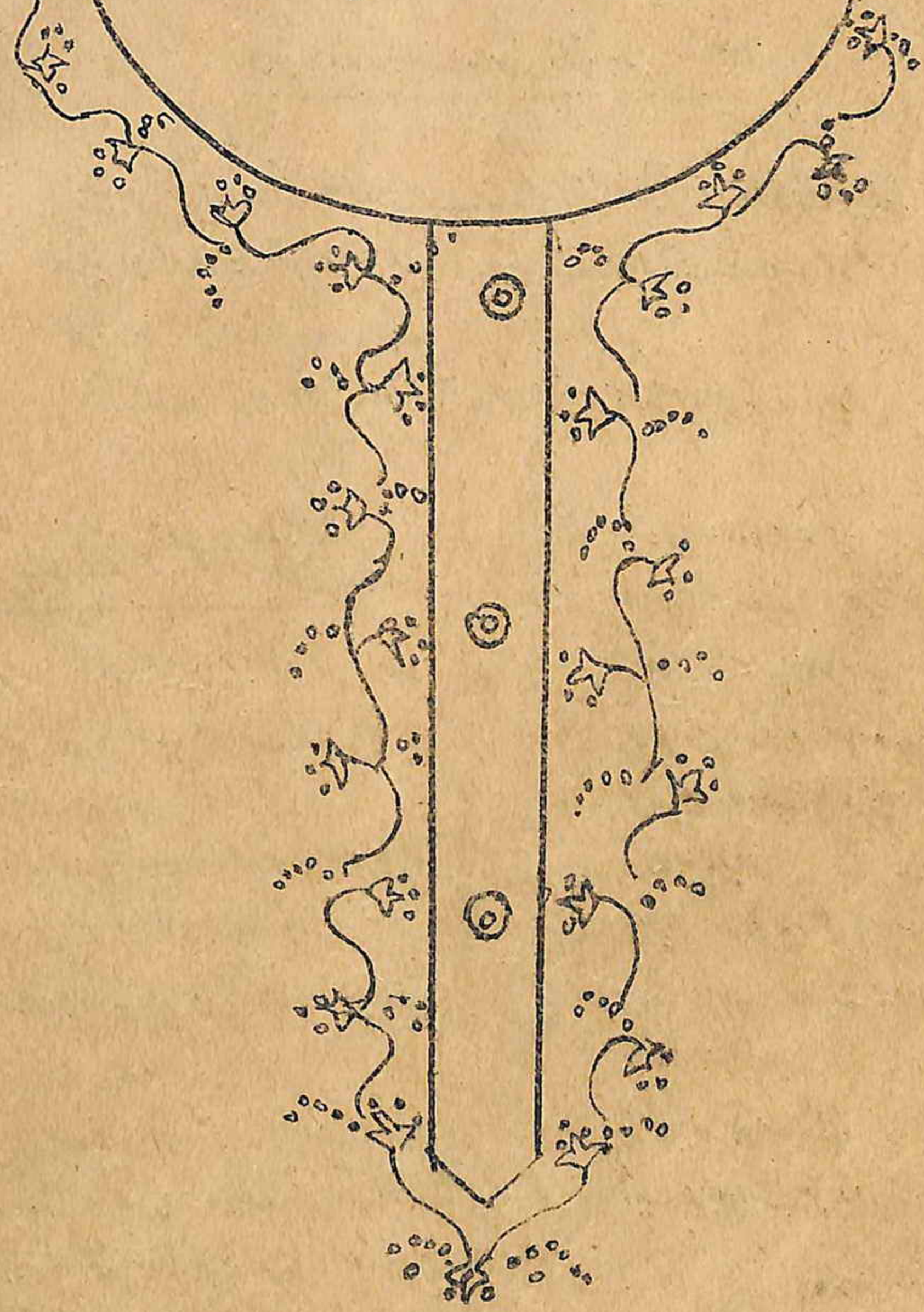

مرسلہ: زاہدہ حسن لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹافیاں بنانا

ٹافیاں بنانے کے لئے درج ذیل اشیاء درکار ہیں:- دودھ۔ ڈیڑھ سیر، چینی۔ ایک پاؤ، دیسی گھی ڈیڑھ پاؤ، اور خوشبو حسب پسند بادام مکمل پسے ہوئے (باریک زیادہ نہ ہوں)

طریقہ:

دودھ دیگچی میں ڈال کر آنچ پر رکھیں اور بڑے کفگیر سے ہلاتے جائیں۔ جب کھویا بن جائے تو اسے اتار کر چینی ملا دیں۔ اب اسے گھی میں اتنا بھونیں کہ رنگ سرخ ہو جائے اور برتن میں چھٹنے لگے۔ جب کافی سخت ہو جائے تو باریک کاٹے ہوئے پستے اور بادام کی ہوائیاں چھڑک لیں اور خوشبو ملا دیں۔ اب اتار لیں اور تھوڑی دیر تک دیگچی ڈھکی رہنے دیں۔ اب قوام ایک سیدھے قاب میں پھیلا دیں اور ٹافی کی برابر ٹکیاں کاٹ لیں۔ لیجئے ٹافیاں تیار ہیں۔ لیں کھائیے اور مزے اڑائیے!

جیلی بنانا

ایک پیکٹ جیلی کا لے کر کھلی ڈش میں ڈال دیں اور ایک پیالی ابلتا ہوا پانی لے کر جیلی کا چورہ اچھی طرح حل کر لیں اور ساتھ ہی ایک بڑا چمچ (کھانے والا) چینی بھی ملا دیں۔ اچھی طرح ہلانے کے بعد اوپر سے ابلتا ہوا پانی ڈالیں اب اسے رکھ دیں۔ آدھ گھنٹہ بعد یہ ڈش کھلی ہوا میں رکھیں۔ جب جیلی تھوڑی جم جائے تو ایک دوسری ڈش میں منتقل کر دیں تاہلکی تہہ لگ جائے اوپر کریم پھیلاتے جائیں اور ٹھنڈی ہونے دیں۔ نہایت ذائقہ دار جیلی تیار ہو گی۔

(دُرِّ شہوار۔ کراچی)

آلوؤں کے کوفتے

آلوؤں کے کوفتے بنانے کے لئے درج ذیل اشیاء حاصل کریں:

آلو ایک سیر، انڈا۔ ایک عدد، گرم مصالحہ پسا ہوا۔ نصف چمچ، ہرا مصالحہ اور کوفتوں کا مصالحہ دادرک حسب ضرورت۔ گھی ایک پاؤ۔ دہی ایک پاؤ۔

طریقہ

آلو ابال لیں اور چھیل کر پیس لیں۔ ساتھ ہی نمک مرچ اور گرم مصالحہ بھی پیس کر ملا دیں۔ اب ہرا مصالحہ بھی کاٹ کر تھوڑے سے دہی میں اچھی طرح ملا لیں۔

انڈہ پھینٹ کر ایک پیالے میں رکھ لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آلوؤں کا مرکب ہاتھ میں لے کر اس میں ذرا سا گڑھا بنا کر اس میں کٹا ہوا ہرا مصالحہ جو دہی میں ملایا گیا ہے ڈال کر گڑھا پُر کر دیں۔ پھر اس میں تھوڑا سا انڈا لگا کر گھی میں تل لیں اور ڈونگہ میں رکھ لیں

پھر پیاز گھی میں سرخ کر کے کوفتوں کا مصالحہ بمعہ نمک مرچ ڈال کر خوب بھونیں اور تھوڑا سا شوربہ تیار کریں۔ ہرا مصالحہ بھی اوپر ڈالیں اب ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب تیار ہو جائے تو اسے کوفتوں کے ڈونگے میں ڈال دیں اور پھر مزے سے اڑائیں۔

نیویارک میں آلو بہت کھائے جاتے ہیں گو آلوؤں کی اور بھی بہت سی چیزیں تیار کی جاتی ہیں لیکن آلوؤں کے کوفتے ان کھانوں کا سرتاج ہیں

(دُرِّ ثمین۔ نیویارک (امریکہ)

سبزیوں کا اچار

آج کل موسم سرما میں جب سبزیاں نسبتاً سستی مل جاتی ہیں بہت عمدہ اچار تیار کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں گاجر، شلغم، اور گوبھی کا اچار بنانے کی ترکیب بیان کی جاتی ہے۔

پھول گوبھی، شلغم اور گاجر پانی سے اچھی طرح دھو کر صاف کر لیں۔ پھر کاٹ کر ٹکڑے کر لیں۔ کٹی ہوئی سبزیاں تول کر وزن معلوم کریں اگر وزن تین سیر ہو اور ہر سبزی ہم وزن ہو تو مندرجہ ذیل مقدار میں مصالحہ جات استعمال کرنے چاہئیں:۔

سرخ مرچ پسی ہوئی ۱ چھٹانک۔ گرم مصالحہ پسا ہوا ۱ چھٹانک۔ نمک پسا ہوا ۱ چھٹانک۔ رائی ایک چھٹانک۔ چینی یا گڑ۔ ایسر۔ سرکہ اس قدر کہ تمام سبزیاں اس میں ڈوب جائیں۔

طریقہ

کٹی ہوئی سبزیاں بڑے دیگچے میں ڈال کر اس میں اسی قدر پانی ڈالیں کہ اچھی طرح ڈوب جائیں۔ دیگچہ آگ پر رکھ کر اس قدر ابالیں کہ سبزیاں نہ تو زیادہ نرم ہو جائیں اور نہ کچی رہیں پھر دیگچہ آگ پر سے اتار لیں اور پانی نکال کر سبزیاں ٹھنڈی کر لیں۔ اب چینی سرکہ میں حل کر کے دیگر مصالحوں کے ساتھ سبزیوں پر ڈال دیں۔ سرکہ کی مقدار اتنی ہو کہ سبزیاں اس میں ڈوبی رہیں۔ اس کے بعد سبزیاں چار پانچ روز تک دھوپ میں رکھیں اور وقتاً فوقتاً کفگیر سے انہیں ہلاتے رہیں۔ اس مدت میں سرکہ اور مصالحے اچھی طرح سبزیوں میں جذب ہو جائیں گے۔ نیز سبزیوں کا کچا پن دور ہو جائے گا اس طرح جو اچار تیار ہو گا۔ اس کی خوشبو اور ذائقہ بھی اچھا ہو گا۔ اور جلد خراب بھی نہیں ہو گا۔ چار پانچ روز بعد جب سبزیاں قدرے نرم ہو جائیں تو انہیں صاف اور خشک مرتبانوں میں جو جراثیم سے پاک ہوں۔ ڈال کر محفوظ کر لیں اور حسب ضرورت خود بھی استعمال کریں اور مہمانوں کی تواضع میں بھی اضافہ کریں۔

(از سید شفیق لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہنی ورزش

ذرا تبلیغ تو:۔

(۱) طارق بن زیاد کے والد کا کیا نام تھا؟

(۲) ساہیوال اور منٹگمری کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

(۳) ایک من روئی زیادہ وزنی ہوتی ہے یا ایک من لوہا؟

(۴) اقبال پارک سے منٹو پارک کتنی دور ہے؟

(ناصر احمد دینیں۔ لنگے ضلع گجرات)

(جواب کسی اور صفحے پر دیکھیں!)

خریداران سے گزارش

— آپ کے رسالہ کے ریپر پر آپ کا خریداری نمبر اور مدت خریداری درج ہے۔ براہ کرم اسے نوٹ فرمالیں اور جب سالانہ پر تشریف لائیں وقت "خالد" اور "تشحیذ الاذہان" کا چندہ اور خریداری نمبر ہمراہ لانا نہ بھولیں۔

مینیجر

خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ

○

ماہنامہ النصر ربوہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات۔ علمائے سلسلہ کے اہم مضامین۔ بیرون ملک جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور غیر ملکی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے۔

— شرح چندہ —

سالانہ: ساٹھ روپے ۶۰/۰۰ ششماہی: اکتیس روپے ۳۱/۰۰

تین ماہ: سولہ روپے پچاس پیسے ۱۶/۵۰ فی پرچہ: تیس پیسے ۰/۳۰

— خطبہ نمبر —

برائے ایک سال: اٹھارہ روپے ۱۸/۰۰ فی پرچہ پینتیس پیسے ۰/۳۵

(مینیجر "النصر" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات

شمسی کیلنڈر : ایران کا عظیم شاعر عمر خیام فلسفہ، شاعری اور ریاضی کے علاوہ ہیئت میں مہارت تامہ رکھتا تھا شمسی کیلنڈر کی موجودہ شکل عمر خیام کی مرہون منت ہے جسے مغربی شاطروں نے اپنی طرف منسوب کر رکھا ہے

محکمہ ڈاک : حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضؓ نے سب سے پہلے "محکمہ ڈاک" قائم کیا یہی محکمہ بہت جلد خبر رسانی کا ایک بہترین نظام بنا اور اس نے دور دراز کے علاقوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا۔ ہندوستان میں ڈاک تقسیم کرنے کا رواج سلطان محمد تغلق کے زمانے میں ہوا

(مرسلہ :۔ حسن طاہر بخاری ہفتم ای۔ ربوہ)

شہرین پیڈز

شہرین

شہرین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

نوٹ :

ہر قسم کی خط و کتابت اب اس پتہ پر کی جائے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

مطبوعات

جو سالانہ پرچہ بکسٹال سے مل سکتی ہیں

اطفال کے لئے "یاد رکھنے کی باتیں"	۰/۵۰ پیسے
خدام کے لئے تعلیمی کارڈ	۰/۲۰ "
خدام و اطفال کے لئے "شمائل احمد"	۱/۵۰ روپیہ
احادیث الاخلاق	۳/۰۰ "
دینی معلومات	۱/۵۰ "
چہل احادیث	۱۰/- پیسے
کامیابی کی راہیں (پورا سیٹ مجلد)	۵/۰۰ روپے
"LESSONSON ISLAM" چالیسواں حصہ / مکمل سیٹ	۱۲/- "

علاوہ ازیں

شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

منیجر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جوابات ذہنی ورزش نمبر ۴۷ : (۱) زیادہ (۲) ایک ہی شہر کے دو نام (۳) برابر (۴) ایک ہی پارک کے دو نام ہیں۔

پبلشر: محمد شفیق قیصر۔ پرنٹر: سید عبدالحئی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ رجسٹرڈ نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیزان

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور